Pno 14946

الله الذی انزل الکتب بالحق والمیزان

از تصنیف لطیف جناب مستطاب حجة الله علی العالمین امام المحققین مولانا شاه ولی الله محدث دهلوی المسمی

# انصاف فی بیان سبب الاختلاف

مع ترجمہ

# اسعاف من ترجمة الانصاف

بحسن سعی و فرمایش حکیم عبد المجید مغفور اسد الله الدیباکن ضلع لکھنؤ باہتمام احقر الانام منشی سید رحمت علی خان احمدی

در مطبع احمدی لکھنؤ طبع شد

سنہ ۱۲۷۳

طبقات کتب احادیث موافق رسالہ نافعہ اصول حدیث شاہ عبد العزیز صاحب

چاہیے جانناکہ کتابین حدیث کی اندروے صحت و شہرت و قبول کے اوپر چند طبقے کے ہین اور مراد صحت سے وہ ہے کہ مصنف التزام کرے کہ سوا احادیث صحیح یا حسن کے اور حدیث اوسمین ذکر نکرے اور مراد شہرت سے وہ ہے کہ اہل حدیث طبقہ بعد طبقہ کے اوس کتاب مین مشغول ہوئے بطریق روایت و ضبط مشکل و تحقیق اوون حدیثونکے تو کوئی چیز اوسکی [illegible] اور مراد قبول سے وہ ہے کہ جانچنے والے حدیثونکے اوس کتاب کو اثبات کرین اور پہر کوئی اعتراض کسی نے اوسپر نکیا ہو اور انکار و اختلاف کر اون حدیثونکو شمار کرین پس طبقہ اولی کتب احادیث کا موطا و صحیح بخاری اور صحیح مسلم یہ تین کتابین ہین اور انمین سے موطا گویا اصل اور ام صحیحین کی ہے اور یہ بہت مشہور ہوئی یہانتک کہ ہزار علما اوس نے امام مالک سے اسکو روایت کیا اور صحیحین بھی علماء اسلام کے نزدیک شہرت اور مقبولیت مین درجہ اعلی کو پہونچی ہین صاحب منہاج الاصول نے فربری سے نقل کی ہے کہ صحیح بخاری کو امام بخاری بلا واسطہ نوے ہزار شخصون نے سماعت کیا خلاصہ یہ کہ یہ تینون کتابین صحیح ترین حدیثونکی ہین اور طبقہ ثانیہ جو حدیثین کہ ان تینون صفات یعنی صحت و شہرت و قبول مین بہ صحیحین کے نہین پہونچی ہین لیکن قریب صحیحین کے ہین جامع ترمذی سنن ابوداود و سنن نسائی یہ تین کتابین ہین اور یہی طبقہ اولی اور ثانیہ کی چہ کتابین صحاح ستہ کہلاتی ہین اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مسند امام احمد کو بہی اسی طبقہ ثانیہ مین شمار کرتے ہین اور طبقہ ثالثہ جو حدیثین کہ ایسی کتابونمین ہین کہ قبل زمانہ بخاری و مسلم یا بعد کے علما نے اپنی تصانیف مین روایت کی ہین اور التزام صحت کا نکیا اور کتابین انکی شہرت و قبولیت مین مثل طبقہ اولی اور ثانیہ کے نہوئین اور حدیثین صحیح و حسن و ضعیف بلکہ متہم بالوضع بہی ان کتابون مین پائی جاتی ہین اور رجال ان کتابونکے یعنی موصوف بعدالت ہیں اور بعضے مستور اور بعضے مجہول ہین اور اکثر اونکی حدیثونپر معمول بہ نزدیک فقہا کے نہین بلکہ اجماع اوسکی خلاف پر منعقد ہوا اوسکی کتابین یہ ہین مسند شافعی سنن ابن ماجہ مسند دارمی مسند ابی یعلی موصلی مصنف عبد الرزاق مصنف ابو بکر بن ابی شیبہ مسند عبد بن حمید مسند ابوداود طیالسی سنن دار قطنی صحیح ابن حبان مستدرک حاکم کتب بیہقی کتب طحاوی تصانیف طبرانی اور طبقہ رابعہ جو حدیثین کہ نام و نشان اونکا قرون سابقہ مین معلوم نہ تھا اور متاخرین نے اونکو روایت کیا تو دوحال سے خالی نہین ہین یا سلف نے تفحص کیا اور اونکی اصل نہ پائی کہ مشغول اونکی روایت مین ہوتے یا پائی مگر کوئی قدح اور علت دیکھی تو اونکو ترک کیا بہر تقدیر یہ حدیثین قابل اعتماد نہین ہین کہ عقیدہ مین یا کسی عمل مین اونسے تمسک کیا جاوے اور اس قسم کی حدیثونکی کتابین بہت تصنیف ہوئی ہین چند اونمین سے یہ ہین کتاب الضعفاء ابن حبان تصانیف حاکم کتاب الضعفاء للعقیلی کتاب الکامل لابن عدی تصانیف ابن مردویہ تصانیف خطیب تصانیف ابن شاہین

[illegible]

# الله الذی انزل الکتاب بالحق والمیزان

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب مستطاب جواب شافی و کافی مصنفہ جناب مستطاب
صاحب تفہیمات [illegible] مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی المسمی بہ

[illegible]

## الانصاف
## فی بیان سبب الاختلاف
### مع ترجمہ
### اسعاف [illegible]

[illegible] منقول بلا [illegible]

حسب فرمائش جناب حکیم عبد [illegible] غفر اللہ [illegible]

باہتمام [illegible] غفران [illegible] محمد [illegible] اللہ [illegible]

سنہ ۱۳۰۳ [illegible] گردید

در مطبع [illegible] مطبوع

Pm/4946

لمؤلفه ولی الله الدهلوی المتوفی سنة ست وسبعین بعد مائة والف وقیل اربع وسبعین وقیل خمس وسبعین والله اعلم ۱۲ محمد عبد الله عفی عنه

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذی بعث سیدنا محمدا صلی الله علیه وسلم الی الناس لیکون هادیا الی الله باذنه وسراجا منیرا ثم الهم الصحابة والتابعین والفقهاء المجتهدین ان یحفظوا شریعته طبقة بعد طبقة الی یوم الدین لیتم نعمته وکان علی ما شاء قدیرا واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له واشهد ان سیدنا محمدا عبده ورسوله الذی لا نبی بعده صلی الله علیه وآله واصحابه اجمعین۔ اما بعد فیقول الفقیر الی رحمة الله الکریم ولی الله بن عبد الرحیم اتم الله تعالی علیهما نعمه فی الاولی والاخرة ان الله تعالی القی فی قلبی وقتا من الاوقات میزانا اعرف به سبب کل اختلاف وقع فی الملة المحمدیة علی صاحبها الصلوة والتسلیمات

ترجمہ سب تعریف ثابت ہے اوس خدا کے لیے جسنے ہمارے سردار محمد کو (درود خدا کا اوپر) سب لوگوں کی طرف بھیجا تاکہ خدا کی طرف اوسکے حکم سے لوگونکو ہدایت کرنیوالا اور چراغ روشن ہون پھر صحابہ اور تابعین اور فقہا مجتہدین کو الہام کیا تاکہ نبی کی شریعت کو طبقہ بعد طبقہ کے قیامت تک حفظ کیا کرین تاکہ خدا اپنی نعمتونکو پورا تمام کرے اور خدا اون چیزون پر کہ چاہتا ہے قادر ہے اور مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ نہین کوئی لائق بندگی کے مگر الله جل جلالہ وہ یکتا ہے اور کوئی اوسکا شریک نہین اور گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ ہمارے سردار محمد بندے اوسکے ہین اور ایسے رسول ہین کہ اونکے بعد پھر کوئی نبی نہین رحمت خدا کی اونپر اور اونکی آل اور اصحاب پر ہو سب پر بعد اسکے پس کہتا ہے فقیر طرف رحمت خداے بخشش کرنیوالے کی ولی الله عبد الرحیم کا بیٹا تمام کرے الله تعالے اون دونون پر اپنی نعمتونکو دنیا اور آخرت مین کہ بیشک الله تعالے نے دل مین میرے ایک وقت سے وقتون مین سے ایک ایسی میزان کو القا کیا کہ جس سے اون سب اختلافونکو کہ ملت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والتسلیمات مین واقع ہوئے مین نے پہچان لیا۔

واعرف به ما هو الحق عند الله وعند رسوله ومكنني من ان ابين ذلك بيانا لا يبقى معه شبهة و
لا اشكال ثم سئلت عن سبب اختلاف الصحابة ومن بعدهم في الاحكام الفقهية خاصة فاردت
لبيان بعض ما فتح علي ساعتئذ بقدر ما يسعه الوقت ويحيط به السائل فجاءت رسالة مفيدة
في بابها وسميتها الانصاف في بيان سبب الاختلاف حسبي الله ونعم الوكيل ولا حول
ولا قوة الا بالله العلي العظيم باب سبب الاختلاف الصحابة والتابعين في الفروع
اعلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يكن الفقه في زمانه الشريف مدونا ولم يكن البحث
في الاحكام يومئذ مثل البحث من هؤلاء الفقهاء حيث يبينون باقصى جهدهم الاركان
والشروط والاداب كل شيء ممتازا عن الاخر بدليله ويفرضون الصور ويتكلمون على تلك الصور
المفروضة ويحدون ما يقبل الحد ويحصرون ما يقبل الحصر الى غير ذلك من صنائعهم

**ترجمہ** اور اوس سے خدا اور اوسکے رسول کے نزدیک جو حق ہے جان لیا اور خداوند تعالے نے مجھکو اوسپر قادر کیا کہ
مین اوسکو ایسے طور پر بیان کرون کہ جس سے اوسمین کچھ شبہہ اور اشکال باقی نرہے اوسکے بعد پوچھا گیا مین سبب
اختلاف صحابہ اور تابعین وغیرہ سے احکام فقہیہ مین خاص کرکے پس اجابت کی مینے واسطے بیان بعض اون
مضامین کے کہ کھلے تھے مجھپر اوسی ساعت بقدر اوسکے کہ گنجایش رکھی اوسکو وقت اور ضبط
کرلے سائل اوسکو پس میرا وہ بیان اپنے باب مین بطور ایک رسالہ مفیدہ کے ہوگیا تو نام رکھا
مینے اوسکا **انصاف فی بیان سبب الاختلاف** کافی ہے مجھکو اللہ تعالی اور وہ اچھا
کارساز ہے اور نہین ہے مجھکو طاقت گناہ ہونے سے بچنے کی اور نہ قوت نیکی کرنیکی مگر مدد سے خدای بزرگ برتر کی

## باب اسباب اختلاف صحابہ اور تابعین کے فروع مین

جان لو کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ شریف مین فقہ مدون نتھی اور احکام مین اونمین غور
مثل آجکل کے ان فقہاء کی بحث کے مانند بحث نتھی جیسا کہ یہ لوگ اپنی نہایت کوشش سے ارکان اور
شروط اور آداب وغیرہ ہر شی کو اوسکی دلیلونکے ساتھ دوسرے سے الگ اور ممتاز کرکے بیان کرتے ہین
اور اونکے لیے فرضی صورتین گڑھتے ہین اور انہین فرضی صورتون پر کلام کرتے ہین اور جو قابل
حد ہے اوسکی حد کرتے ہین اور جو قابل حصر ہے اوسکو محصور کرتے ہین اور سوای اسکے ہے کارگزاریان

اما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان یتوضأ فیری الصحابۃ رضی اللہ عنہم وضوءہ فیاخذون
بہ من غیر ان یبین ان ھذا رکن وذلک ادب وکان یصلی فیرون صلوتہ فیصلون کما
راوہ وحج فرمق الناس حجہ ففعلوا کما فعل فھذا کان غالب حالہ صلی اللہ علیہ وسلم و
لم یبین ان فروض الوضوء ستۃ او اربعۃ ولم یفرض انہ ان یتوضأ انسان بغیر موالاۃ
حتی یحکم علیہ بالصحۃ او الفساد الا ما شاء اللہ وقلما کان یسئلونہ عن ھذہ الاشیاء عن
ابن عباس قال ما رایت قوما کانوا خیرا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما سألوہ
الا عن ثلث عشرۃ مسئلۃ حتی قبض کلھن فی القران منھن یسئلونک عن الشھر
الحرام قتال فیہ ویسئلونک عن المحیض قال ما کانوا یسئلون الا عما ینفعھم قال ابن عمر
لا تسأل عما لم یکن فانی سمعت عمر بن الخطاب یلعن من سأل عما لم یکن

ترجمہ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس وضو کرتے تھے اور صحابہ آپکی وضو کو دیکھتے
پس اسی کو سیکھ لیتے تھے بدون اسکے کہ آپ بیان کرین کہ یہ رکن ہے اور یہ ادب ہے اور حضرت نماز
پڑھتے تھے اور صحابہ آپکی نماز کو دیکھتے تھے پس وہ بھی نماز پڑھنے لگتے تھے جیسا کہ اونکو پڑھتے
دیکھتے تھے اور حضرت نے حج کیا تو لوگون نے آپکے حج کو دیکھا پس اون لوگون نے کیا جیسا کہ حضرت
نے کیا اور اکثر حال آنحضرت کا ایسا ہی تھا اور نہ بیان کیا آپنے کہ فرض وضو کے چھ ہین یا چار ہین
اور نہین فرض کیا آپنے کہ وضو کرے کوئی انسان بغیر موالات کے یہان تک کہ حکم کیا جائے اوسپر ساتھ
صحت یا فساد کے مگر وہ کہ چاہا اللہ نے اور صحابہ آنحضرت سے بہت ہی کم ان باتونکو پوچھا کرتے
تھے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ نہین دیکھا مینے کسی قوم کو بہتر اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھا اون لوگون نے اونسے مگر تیرہ مسئلے یہان تک کہ آپنے وفات
کیا وہ سب مسئلے قرآن مین ہین اون مین سے یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الشَّھْرِ الْحَرَامِ
قِتَالٍ فِیْہِ وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِیْضِ ہے اور کہا کہ نہین پوچھتے تھے وہ لوگ مگر اون
چیزون سے جو اونکو نفع دیتین اور کہا ابن عمر نے کہ مت پوچھو اون چیزون
سے جو نہون کیونکہ مینے سنا ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو کہ لعنت کرتے
تھے اوس شخص کو جسنے پوچھا اوس چیز سے کہ جو نہ تھی۔

Pro/14946


قال القاسم انكم تسألون عن اشياء ما كنا نسأل عنها وتنقرون عن اشياء ما كنا
ننقر عنها وتسألون عن اشياء ما ادري ما هي ولو علمناها ما حل لنا ان نكتمها وعن
عمر بن اسحق قال لمن ادركت من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم اكثر ممن سبقني منهم
فما رأيت قوما ايسر سيرة ولا اقل تشديدا منهم وعن عبادة بن نسي الكندي سئل عن امرأة
ماتت مع قوم ليس لها ولي فقال ادركت اقواما ما كانوا يشددون تشديدكم ولا
يسألون مسائلكم اخرج هذه الآثار الدارمي وكان صلى الله عليه وسلم يستفتيه
الناس في الوقائع فيفتيهم وترفع اليه القضايا فيقضي فيها ويرى الناس يفعلون معروفا
فيمدحه او منكرا فينكر عليه وكل ما افتى به مستفتيا وقضى به في قضية او
انكره على فاعله اذا رأت منكل كان في الاجتماعات ولذلك كان الشيخان
ابو بكر وعمر اذا لم يكن لهما علم في المسألة يسألان الناس عن حديث رسول الله صلعم

ترجمہ کہا قاسم نے کہ تم لوگ ایسی چیزونکو پوچھتے ہو جسکو ہم لوگ نہ پوچھتے تھے اور ایسی چیزونمین
کاوش کرتے ہو جسمین ہم لوگ کاوش نکرتے تھے اور پوچھتے ہو ایسی چیزونکو جنکو ہم نہین جانتے
کہ وہ کیا ہین اور اگر ہم انکو جانتے تو ہمارے لئے اونکا چھپانا حلال نتھا اور روایت ہی عمرو بن اسحق
سے کہا کہ البتہ پایا مینے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر اون لوگونسے کہ سبقت لیگئے
مجھسے پس نہ دیکھا مینے کسی قوم کو آسان تر از روی سیرت کے اور نہ کمتر از روی تشدید کے
اونسے اور عبادہ بن نسی کندی سے روایت ہی کہ وہ پوچھے گئے اوس عورت کی میراث سے جو
ایک قوم کے ساتھ مرگئے تھے اور اوسکا کوئی ولی نتھا پس کہا اونہون نے پایا مینے
ایسی قوم کو کہ جو تم لوگونکے مانند تشدد نکرتے تھے اور تمھارے مانند مسئلے نپوچھتے تھے
نکالا ان آثار کو دارمی نے اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے وقائع اور حوادث مین لوگ فتوا پوچھتے
تھے پس آپ ونکو فتوی دیتے تھے اور اپنی قضیے اور جھگڑے اونکے پاس لیجاتے تھے پھر آپ ان مین فیصلہ
کردیا کرتے تھے اور لوگونکو اچھا کام کرتے دیکھتے تھی پس اوسکی مدح کرتے تھی یا برا دیکھتی تھی تو اوسپر انکار
فرماتے اور انکا فتوی دینا یا فیصلہ کرنا یا بدکار پر انکار کرنا یہ سب مجمع مین ہوا کرتا تھا اور ایسے ہی شیخین
ابوبکر وعمر جب ونکے پاس کسی مسئلہ مین علم نہوا کرتا تھا تو وہ لوگونسے رسول اللہ کی حدیث کو پوچھتے

وقال ابو بکر رضی اللہ عنہ ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فیہا شیئا یعنی الجدۃ
سال الناس فلما صلی الظہر قال ایکم سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجدۃ شیئا
فقال المغیرۃ بن شعبۃ انا قال ماذا قال اعطاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سدسا
قال ایعلم ذالک احد غیرک فقال محمد بن مسلمۃ صدق فاعطاہا ابو بکر السدس وقصۃ
سوال عمر الناس فی الغرۃ ثم رجوعہ الی خبر مغیرۃ وسوالہ ایاہم فی الوباء ثم رجوعہ الی
عبد الرحمن بن عوف وکذا رجوعہ فی قصۃ المجوس الی خبرہ وسرور عبد اللہ بن مسعود بخبر
معقل بن یسار لما وافق رایہ وقصۃ رجوع ابی موسی عن باب عمر وسوالہ عن الحدیث
وشہادۃ ابی سعید اہ وامثال ذالک کثیرۃ معلومۃ مرویۃ فی الصحیحین والسنن وبالجملۃ
فہذہ کان عادتہ الکریمۃ فرای کل صحابی ما یسرہ اللہ من عباداتہ وفتاوایہ واقضیتہ فحفظہا

**ترجمہ** اور کہا ابوبکرؓ نے نہ سنا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہو بیچ اوسکے یعنی جدہ کی
کی میراث مین کچھ اور پوچھا لوگون سے اور جب ظہر کی نماز پڑھ چکے تو پکار کر فرمایا کہ تم مین کسنے رسول اللہ صلی
علیہ وسلم سے جدہ کی میراث کے بارہ مین کچھ سنا ہی تو کہا مغیرہ بن شعبہؓ نے ہان مین نے سنا ہی تو کہا ابوبکرؓ نے
کیا ہی وہ تب کہا اونہون نے دیا اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھٹا حصہ تب کہا ابوبکرؓ
نے آیا جانتا ہی اوسکو سوے تیری اور کوئی بھی پس کہہ بیٹھے محمد بن سلمہ سچ کہا مغیرہؓ نے پس دیدیا
اوسکو ابوبکر رضنے چھٹا حصہ اور قصہ سوال کرنا عمرؓ کا لوگون سے غرہ مین پھر رجوع کرنا اونکا
طرف مغیرہ کے اور سوال کرنا اونکا لوگون سے وبا مین پھر رجوع کرنا اونکا طرف خبر عبد الرحمن
بن عوف کے اور ایسے ہی رجوع کرنا اونکا قصہ مجوس مین طرف خبر اونکی اور خوش ہونا
عبد اللہ بن مسعودؓ کا ساتھ خبر معقل بن یسار کے جب موافق ہوئی وہ اونکی راے
کے ساتھ اور قصہ لوٹ آنا ابی موسیٰؓ کا حضرت عمرؓ کے دروازہ سے اور سوال کرنا
اونکا حدیث سے اور گواہی دینا ابی سعیدؓ کا اوسکی سے اور مثل اسکے اور بہت واقعے ہین جو معلوم
اور صحیحین وسنن مین مروی ہین اور حاصل کلام یہ ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عادت بزرگ
یہی تھی پس دیکھا ہر صحابی نے وہ کہ آسان کیا اوسکو اللہ نے اونکی عبادات اور
فتاوٰن وفیصلون سے پس یاد رکھا اور سمجھا اون لوگون نے اوس کو

وعرف لكل شيء وجهاً من قبل حقوق القرائن به فحمل بعضها على الاباحة وبعضها على الاستحباب وبعضها على النسخ لامارات وقرائن كانت كافية عنده ولم يكن العمدة عندهم الا وجدان الاطمينان والثلج من غير التفات الى طرق الاستدلال كما ترى الاعراب يفهمون مقصود الكلام فيما بينهم وتثلج صدورهم بالتصريح والتلويح والايماء من حيث لا يشعرون فانقضى عصره الكريم وهم على ذلك ثم تفرقوا في البلاد وصار كل واحد مقتدى ناحية من نواحي فكثرت الوقائع ودارت المسائل فاستفتوا فيها فاجاب كل احد حسب ما حفظه او استنبطه وان لم يجد فيما حفظه واستنبطه ما يصلح للجواب اجتهد برائه وعرف العلة التي ادار رسول الله صلى الله عليه وسلم عليها الحكم في منصوصاته فطرد الحكم حيث ما وجدها لا يالو في جهد موافقة غرضه عليه الصلوة والسلام فعند ذلك وقع الاختلاف بينهم

**ترجمہ** اور پہچان لیا سبکی وجہ وجیہ کو اونکے قرینون سے پس حمل کیا ان لوگون نے اون مین سے بعض کو اباحت پر اور بعض کو استحباب پر اور بعض کو نسخ پر اون نشانیون اور قرینون سے جو اونکی نزدیک کافی تہین اور اونکی نزدیک اسمین کوئی چیز عمدہ نہ تہی مگر اطمینان اور راحت پانا بدون التفات طرف طرق استدلال کے جیسا کہ دیکھتے ہو تم اعراب کو کہ آپس مین مقصود کلام کو سمجہ جاتے ہین اور اونکا سینہ تصریح اور اشارہ کنایہ سے ایسا ٹہنڈا ہو جاتا ہی کہ اور کسی امر سے وہ کچہہ خبر نہ رکہتے پس گذر گیا حضرت کا یہ بزرگ زمانہ اور وہ لوگ اسی حالت پر تہے اوسکے بعد وہ لوگ ملکون مین متفرق ہو گئے اور اون مین سے ہر شخص ایک طرف کا پیشوا ہوا پس بہت واقعے واقع اور مسئلے دائر ہوے اور فتوی پوچہا لوگون نے اون مین پس جواب دیا ہر شخص نے موافق اپنے حفظ یا استنباط کی اور اگر نہ پایا اپنی حفظ اور استنباط مین وہ کہ جو لائق جواب کے ہوتا تو اپنی رای سے اجتہاد کیا اور پہچان لیا اوس علت کو کہ دائر کیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس پر حکم کو اپنی منصوصات مین پس ثابت ہوا حکم اس طرح پر کہ جہان کہین پایا اون لوگون نے اوسکو نہ کوتاہی کے موافقت غرض آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام مین پس اسوقت صحابیون مین چند طور پر اختلاف واقع

منها ان صحابيا سمع حكما في قضية او فتوى ولم يسمعه الاخر فاجتهد برائه في ذلك
وهذا على وجوه احدها ان يقع اجتهاده موافق الحديث مثاله ما رواه النسائي وغيره
ان ابن مسعود رضي الله عنه سئل عن امراة مات عنها زوجها ولم يفرض لها فقال
لم ار رسول الله صلى الله عليه وسلم يقضي في ذلك فاختلفوا عليه شهرا والحوا فاجتهد
برائه وقضى بان لها مهر نسائها لا وكس ولا شطط وعليها العدة ولها الميراث فقام
معقل بن يسار فشهد بانه صلى الله عليه وسلم قضى بمثل ذلك في امراة منهم ففرح بذلك
ابن مسعود فرحة لم يفرح مثلها قط بعد الاسلام وثانيها ان يقع بينهما المناظرة و
يظهر الحديث بالوجه الذي يقع به غالب الظن فيرجع عن اجتهاده الى المسموع مثاله
ما رواه الائمة من ان ابا هريرة رضي الله عنه كان من مذهبه ان من اصبح جنبا فلا
صوم له حتى اخبرته بعض ازواج النبي صلى الله عليه وسلم بخلاف مذهبه فرجع

ترجمہ بعض اونمین سے یہ ہے کہ کسی صحابی نے اگر کسی حکم کو کسی قضیے یا فتوی مین سنا اور دوسر
نے نہ سنا تو اوسنے اپنی رای سے اوسمین اجتہاد کیا اور یہ چند وجہ پر ہے پہلی یہ کہ اوسکا اجتہاد حدیث
کی موافق واقع ہوا مثال اوسکی وہ ہے کہ روایت کیا نسائی وغیرہ نے کہ ابن مسعود رضی اللہ
عنہ پوچھے گئے اوس عورت کی حال سے کہ اوسکا شوہر مرگیا تھا اور اوسکا کوئی مہر معین نہ تھا تب
کہا اونہون نے کہ نہ دیکھا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فیصلہ کرتے ہوے اوسمین پس
اختلاف کیا لوگون نے اوسمین ایک مہینہ تک اور بہت مبالغہ کیا پس اجتہاد کیا اونہون نے اپنی رای
سے اور حکم دیا کہ اوسکی لیے مہر مثل و میراث ہے اور اوسپر عدت بھی لازم ہے پس کھڑے ہو معقل
بن یسار اور ادا کی شہادت کی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اسکے ایک عورت کی بارہ مین
حکم دیا تھا پس ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس قدر خوش ہوے کہ کبھی اسلام لانیکے بعد ویسے خوش نہ ہوے تھے
اور دوسرے یہ کہ واقع ہوا درمیان اون لوگونکے مناظرہ پس اس سے حدیث ایسی وجہ پر ظاہر ہو گئی
کہ جیسا ظن غالب تھا پس رجوع کیا اونہون نے اپنے اجتہاد سے طرف احادیث کے مثال اسکی وہ ہی
کہ ابو ہریرہ کے مذہب یہ تھا کہ جو شخص جنابت کی حالت مین صبح کرے اوسکا روزہ نہین صحیح
ہوتا ہے تا کہ خبر دیا اونکو بعض ازواج نبی نے بخلاف مذہب اونکے پس رجوع کیا اونہون نے اپنے مذہب سے

الثالث ان یبلغه الحدیث ولکن لا علی الوجه الذي یقع به غالب الظن فلم یترک اجتهاده بالطعن فی الحدیث مثاله ما رواه اصحاب الاصول من ان فاطمة بنت قیس شهدت عند عمر بن الخطاب بانها کانت مطلقة الثلاث فلم یجعل لها رسول الله صلی الله علیه وسلم نفقة ولا سکنی فرد شهادتها وقال لا نترک کتاب الله بقول امراة لا ندری اصدقت ام کذبت لها النفقة والسکنی وقالت عایشة ما لفاطمة الا تتقی الله یعنی فی قولها لا سکنی ولا نفقة ومثال اخر روی الشیخان انه کان من مذهب عمر بن الخطاب ان التیمم لا یجزی الجنب الذي لا یجد ماء فروی عنده عمار انه کان مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی سفر فاصابته جنابة ولم یجد ماء فتمعک فی التراب فذکر ذلک لرسول الله صلی الله علیه وسلم فقال رسول الله انما کان یکفیک ان تفعل هکذا وضرب بیدیه الارض فمسح بهما وجهه ویدیه

ترجمہ اور تیسری وجہ یہ ہے کہ پہونچی اونکو حدیث لیکن نہ اوس وجہ پر کہ واقع ہوتا ساتھ اوسکے غالب ظن اونکا پس نہ چھوڑا اونہوں نے اپنی اجتہاد کو بلکہ حدیث ہی پر طعن شروع کر دیا مثال اوسکی وہ ہے جو روایت کیا ہے اوسکو اصحاب اصول نے کہ فاطمہ بنت قیس نے ادا کی شہادت کی نزدیک عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی یہ کہ تین طلاق سے مطلقہ تھی تو میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نفقہ اور سکنی کا حکم نہ فرمایا پس رد کر دی عمر رضی اللہ عنہ نے اوسکی گواہی کو اور کہا کہ نہیں چھوڑتے ہیں ہم اللہ کی کتاب کو ایسی ایک عورت کے کہنے سے کہ معلوم نہیں کہ سچ کہتی ہے یا جھوٹ کہتی ہے اوسکے نفقہ ہے اور سکنی ہے اور کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا فاطمہ آپ نہیں ڈرتی ہو اللہ سے اور لیتی ہیں حضرت عائشہ اپنے اس کہنے سے فاطمہ بنت قیس کے قول لا سکنی ولا نفقہ کو اور مثال دوسری یہ ہے کہ روایت کی بخاری اور مسلم نے کہ مذہب عمر بن خطاب کا یہ تھا کہ تیمم اوس مجنب کے لیے کہ جو پانی نہ پاوے کفایت نہیں کرتا پس روایت کی عمار نے اوس کے پاس کہ تھا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھا اور مجھکو نہانے کی حاجت ہوئی اور نہ ملا پانی تو میں نے خاک میں لوٹ لیا اور بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ تو آپ نے فرمایا کہ تجھکو فقط اگر تو ایسا کرتا کافی تھا کہ مارتا ہاتھ زمین کو پھر ملتا اوس سے اپنے مونہہ اور دونوں ہاتھوں کو

لوٹنا تمعک ... [illegible] ۱۲

[illegible] عمار حجة لذا دخلت [illegible] حتى اسند [illegible]
[illegible] بعض طرق كثيرة واصحها وهو [illegible] في حد واردات ابو [illegible]
[illegible] اخرج مسلم ان عثمان يامر النساء [illegible] اغتسلن
[illegible] فبلغ عائشة بذلك فقالت يا عجبا [illegible]
[illegible] ان ينقضن رؤسهن لقد كنت اغتسل [illegible]
[illegible] واحد [illegible] افرغ على راسي ثلث [illegible]
[illegible] خصلة رسول الله صلى [illegible]
[illegible] من [illegible]
[illegible] وسلم فعل فعلا [illegible] بعضهم على بعض [illegible]

[illegible] جب [illegible] قبول کیا [illegible] حضرت عمر رضی [illegible]
[illegible] پوشیدہ [illegible] کے سبب [illegible]
[illegible] طریقوں سے [illegible] ہم [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] ابن عمر رضی اللہ عنہ [illegible] والی عورتوں کو یہ حکم کرتی تھی [illegible] غسل
[illegible] کے بالوں کو [illegible] اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا [illegible]
[illegible] حکم کرتی ہیں عورتوں کو [illegible] وہ [illegible]
[illegible] حکم [illegible] اپنے [illegible] کو [illegible] غسل [illegible]
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے اور [illegible]
[illegible] دوسری [illegible]
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] عورتوں کو جو [illegible]
[illegible] کو نہ ہو [illegible] اس لیے وہ [illegible] پڑھتی تھی اور [illegible]
[illegible] اسی قسم سے [illegible]
[illegible] کام کرتے ہو [illegible] ہر [illegible]

ومن ذلك ما رواه اصحاب الاصول فی قضیة التحصیب ای النزول بالابطح عند النفر
نزل رسول الله صلى الله علیه وسلم به فذهب ابو هریرة وابن عمر الى انه على وجه القربة
فجعلوه من سنن الحج وذهبت عائشة وابن عباس الى انه كان على وجه الاتفاق ولیس من السنن
ومن ذلك ما ذهب الجمهور الى ان الرمل فی الطواف سنة وذهب ابن عباس الى
انه انما فعله النبی صلى الله علیه وسلم على سبیل الاتفاق لعارض عرض وهو قول المشركین حطمتهم
حمى یثرب ولیس بسنة ومنها اختلاف الوجه فی تعبیر مثاله ان رسول الله صلى
الله علیه وسلم حج فرآه الناس فذهب بعضهم الى انه كان متمتعا وبعضهم الى انه كان قارنا
وبعضهم الى انه كان مفردا اخرج ابو داود عن سعید بن جبیر قال قلت
لعبد الله بن عباس یا ابا العباس عجبت لاختلاف اصحاب رسول الله صلى الله علیه وسلم فی
اهلال رسول الله صلى الله علیه وسلم حین اوجب

ترجمہ مثال وسلی وہ ہے کہ روایت کیا ہے اوسکو اصحاب اصول نے قضیہ تحصیب میں
یعنی اوترنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام الابطح میں پس گئے ابوہریرہ اور ابن عمر رضی
اللہ عنہما طرف اسکے کہ اوترنا حضرت کا اوپر جہت قربت کے تھا پس اون لوگون نے اسکو
سنن حج سے قرار دیا اور گئین عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما طرف اسکے کہ اوترنا
اتفاقی تھا اور سنن سے نہین اور مثال دوسری یہ ہے کہ جمہور اس طرف گئے کہ رمل طواف
مین سنت ہے اور ابن عباس اس طرف گئے کہ اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اتفاقیہ فقط
عارضی سبب یعنی مشرکون کے اس کہنے سے کیا تھا کہ مسلمانون کو یثرب کی بخار نے توڑ ڈالا اور وہ
کچھ سنت نہین اور اوسی قبیل سے اختلاف وجہ کی تعبیر مین مثال اوسکی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے حج کیا تو لوگون نے آپکو دیکھا پس بعض اس طرف گئے کہ وہ متمتع تھے اور
بعض اس طرف گئے کہ وہ قارن تھے اور بعض اس طرف گئے کہ وہ مفرد تھے تخریج کیا
اوسکا ابو داؤد نے سعید ابن جبیر سے اونھون نے کہا کہ مین نے عبد اللہ ابن عباس سے
کہا کہ اے ابا العباس تعجب کرتا ہون مین اختلاف اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلال مین جبکہ احرام باندھا

فقال إني لأعلم الناس بذلك إنها إنما كانت من رسول الله صلى الله عليه وسلم حجة واحدة
فمن هناك اختلفوا خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم حاجا فلما صلى في مسجده بذي الحليفة
ركعتيه أوجب في مجلسه فأهل بالحج حين فرغ من ركعتيه فسمع ذلك منه أقوام فحفظوه ثم
ركب فلما استقلت به ناقته أهل وأدرك ذلك منه أقوام وذلك أن الناس إنما كانوا يأتون
فسمعوه حين استقلت به ناقته يهل فقالوا إنما أهل رسول الله صلى الله عليه وسلم حين استقلت
به ناقته ثم مضى رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما علا على شرف البيداء أهل وأدرك ذلك منه
أقوام فقالوا إنما أهل حين علا على شرف البيداء وايم الله لقد أوجب في مصلاه وأهل
حين استقلت به ناقته وأهل حين علا على شرف البيداء
ما روي عن ابن عمر رضي الله عنهما يقول رسول الله صلى الله عليه وسلم
ثم ... عائشة ... عليه ...

ترجمہ کہا ابن عباس نے میں خوب جانتا ہوں ... رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ... ایک ہی حج میں تھا پس اسی سبب سے لوگوں نے اختلاف کیا نکلے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حج کے لیے اور جب پڑھ لیں دو رکعتیں ذو الحلیفہ کی مسجد میں
باندھ لیا احرام ... لوگوں نے ... سنا ...
سو لوگوں نے ... یاد رکھا اسکو ... پھر سوار ہوئے آپ ... جب اونٹنی
سیدھی ہو گئی تو احرام باندھا آپ نے اور یاد رکھا اسکو ... لوگوں نے اور اسکی وجہ یہ تھی کہ
لوگ حضرت کے پاس گروہ گروہ آتے تھے پس سنا لوگوں نے جب احرام باندھا آپ نے جب اونٹنی
لیکر کھڑی ہو گئی پس کہا سوا اسکے نہیں ہے کہ احرام باندھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب
اونٹنی لیکر کھڑی ہوئی پھر چلے رسول اللہ صلعم پس جب چڑھے بیدا پر احرام کیا ... اسکو لوگوں نے
تو سمجھے پس کہا انہوں نے سوا اسکے نہیں ہے کہ احرام کیا پیغمبر خدا نے جب چڑھے بیدا پر اور قسم ہے خدا
کی اسکو تو واجب کر لیا تھا آپ نے مصلا ہی پر اور احرام کیا آپ نے جب اونٹنی آپکو لیکر کھڑی ہوئی اور احرام
کیا آپ نے جب چڑھے بیدا پر اور نہیں ہے جو کچھ اختلاف ... ان ... اور اسکی ... ابن عمر ...
تھے ... کیا رسول ... نے ... جب ... سنا اسکو عایشہ نے تو حکم کیا ... 

ومنها اختلاف الضبط مثاله ما روى ابن عمرؓ عنه صلى الله عليه وسلم من ان الميت
يعذب ببكاء اهله عليه فقضت عايشة عليه بانه لم ياخذ الحديث على وجهه مر رسول
الله صلى الله عليه وسلم على يهودية يبكي عليها اهلها فقال انهم يبكون عليها وانها تعذب
في قبرها فظن العذاب معلولا للبكاء وظن الحكم عاما على كل ميت ومنها اختلافهم
في علة الحكم مثاله القيام للجنازة فقال قائل لتعظيم الملائكة فيعم المؤمن والكافر
وقال قائل لهول الموت فيعمهما وقال قائل مر على رسول الله صلى الله عليه وسلم
بجنازة يهودي فقام لها كراهية ان يعلو فوق راسه فيخص الكافر ومنها اختلافهم
في الجمع بين المختلفين مثاله رخص رسول الله صلى الله عليه وسلم في المتعة عام
خيبر ثم رخص فيها عام اوطاس ثم نهى عنها فقال ابن عباس كانت
الرخصة للضرورة والنهي لانقضاء الضرورة والحكم باق على ذلك

ترجمہ اور بعض ان میں سے اختلاف ضبط ہے مثال اسکی وہ ہے کہ روایت کیا ابن عمرؓ نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ مردہ پر عذاب کیا جاتا ہے اوسکے اہل کے رونے سے پس حکم لیا عائشہ رضی اللہ عنہا نے
اونپر کہ نہیں اخذ کیا انہوں نے حدیث کو اوسکی وجہ پر گذرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] پر [illegible] روتے تھے اوسپر اوسکے اہل پس فرمایا آپ نے کہ یہ سب روتے ہیں اوسپر اور وہ
عذاب کیجاتی ہے [illegible] پس گمان کیا کہ عذاب رونے ہی کے ساتھ معلول ہوا اور گمان کیا کہ
حکم عام ہے [illegible] اور بعض ان میں سے اختلاف اونکا ہے علت حکم میں مثال اسکی کھڑا ہو جانا ہے
جنازے [illegible] پس کہا بعض نے کہ کھڑا ہونا فرشتوں کی تعظیم کے لیئے تھا پس عام ہے مومن اور کافر کے
لیئے اور کہا بعض نے [illegible] ہول موت تھا پس عام ہے دونوں کے لیئے اور کہا بعض نے کہ گذرا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہودی کا جنازہ تو اوسکے لیئے آپ کھڑے ہوگئے تاکہ آپکے سر
مبارک سے وہ اونچا نہ رہے پس خاص ہے کافر کے ساتھ اور ان میں وجوہ میں سے اختلاف اونکا جمع
کرنے میں درمیان دو امر مختلف کے ہے مثال اسکی وہ ہے کہ رخصت دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے متعہ کے سال خیبر میں پھر منع کیا اوس سے پھر رخصت دی اوسمیں سال اوطاس میں پھر منع کیا
اوس سے پس کہا ابن عباسؓ نے کہ یہ رخصت واسطے ضرورت کے تھی اور نہی واسطے انقضاء ضرورت کے اور حکم [illegible]

وقال الجمهور كانت الرخصة [illegible] والنهي [illegible] الآخر [illegible] رسول [illegible]
الله عليه وسلم عن استقبال القبلة في الاستنجاء فذهب قوم [illegible]
وكونه غير منسوخ ورواه جابر [illegible] قبل ان يتوفى [illegible] مستقبل [illegible]
انه منسوخ للنهي المتقدم ورواه ابن عمر [illegible] حاجته مستدبر [illegible]
به قولهم وجمع قوم بين الحديثين فذهب الشعبي [illegible]
فاذا كان في الصحراء فلا [illegible] الاستقبال والاستدبار [illegible]
عام [illegible] وجعل فعل [illegible] كونه خاصا بالنبي صلى [illegible]
ولا مخصصا [illegible] مذاهب [illegible]
التابعون كذلك كل واحد ما تبين له [illegible]
[illegible] وسلم ومذاهب الصحابة وغيرها

ترجمہ اور [illegible]
دوسری [illegible]
[illegible]
[illegible] علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible] اور شام کی طرف [illegible]
ان لوگوں نے قول کو [illegible] کیا ایک قوم نے درمیان ان دونوں [illegible]
طرف [illegible] ساتھ مختص [illegible]
[illegible] ایک قوم [illegible]
علیہ وسلم [illegible] ساتھ مختص ہوئیں [illegible]
[illegible] مذاہب [illegible] علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] مذاہب [illegible]

وجمع المختلف على ما تيسر له ورجح بعض الأقوال على بعض واضمحل في نظرهم بعض
الأقوال وإن كان مأثورًا عن كبار الصحابة كالمذهب المأثور عن عمرؓ وابن مسعودؓ في
تيمم الجنب اضمحل عندهم لما استفاض من الأحاديث عن عمارؓ وعمران بن حصينؓ
وغيرهما فعند ذلك صار لكل عالم من علماء التابعين مذهب على حياله فانتصب
في كل بلد إمام مثل سعيد بن المسيب وسالم بن عبد الله بن عمر في المدينة و
بعدهما الزهري والقاضي يحيى بن سعيد وربيعة بن عبد الرحمن فيها وعطاء
بن أبي رباح بمكة وإبراهيم النخعي والشعبي بالكوفة والحسن البصري بالبصرة وطاوس
بن كيسان باليمن ومكحول بالشام فأظمأ الله أكبادًا إلى علومهم فرغبوا فيها و
أخذوا عنهم الحديث وفتاوى الصحابة وأقاويلهم ومذاهب هؤلاء العلماء
وتحقيقاتهم من عند أنفسهم واستفتى منهم المستفتون ودارت المسائل
بينهم ورفعت إليهم الأقضية ؞

ترجمہ: اور جمع کیا مختلف کو اوپر اوس طرح کے کہ اوسکے لیے آسان تھا اور ترجیح دی بعض
قول کو بعض پر اور مضمحل ہوگئے اونکی نظر میں بعض قول اگرچہ وہ منقول تھے بڑے بڑے صحابہ
سے جیسے مذہب منقول عمر اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے تیمم جنب میں مضمحل ہوگیا نزدیک اونکے
بسبب مشہور ہونے حدیثوں عمار اور عمران بن حصین وغیرہما کے پس اسوقت علماء تابعین
میں سے ہر عالم کا مستقل اوسکا ایک ایک مذہب ہوگیا اور ہر شہر میں ایک ایک امام قائم ہوا
جیسا سعید بن مسیب اور سالم بن عبد اللہ بن عمر کے مدینہ میں اور بعد انکے زہری اور قاضی
یحییٰ بن سعید اور ربیعہ بن عبد الرحمن بھی وہیں مدینہ میں اور عطا بن ابی رباح مکہ میں اور ابراہیم
نخعی اور شعبی کوفہ میں اور حسن بصری بصرہ میں اور طاؤس بن کیسان یمن میں اور مکحول
شام میں پس پیاسا کیا اللہ نے لوگوں کے جگروں کو اونکی اور اونکے علوم کی طرف پس رغبت کی
لوگوں نے ان میں اور لیا اونسے حدیث اور فتوی صحابہ اور اونکے قول اور اون علما کی مذاہب
اور اونکی تحقیقات جو اونہوں نے خود کی تہی اور فتوی پوچھا اونسے فتوی پوچھنے والوں نے
اور دائر ہوئے مسئلے آپس میں اور لائے گئے اونکے پاس جھگڑے۔

وجمع سعيد بن المسيب وابراهيم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ذلك كله [illegible]
لهم في كل باب اصولاً تلقوه من [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
الى ان اهل الحرمين اثبت الناس في الفقه واصل مذهبهم [illegible] عمر [illegible]
قضاياه وفتاوى عبد الله بن عمر وعائشة وابن عباس [illegible] قضاة المدينة فجمعوا
من ذلك ما يسره الله لهم ثم نظروا فيها نظر اعتبار وتفتيش فما كان منها مجمعاً عليه
بين علماء المدينة فانهم ياخذون عليه بنواجذهم [illegible] [illegible] خلاف
عندهم فانهم ياخذون [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
بقياس قوي او تخريج صريح من الكتاب والسنة او نحو ذلك [illegible]
حفظوا منهم جواب المسئلة خرجوا من كلامهم وتتبعوا [illegible] [illegible]

فحصل لهم مسائل كثيرة في كل باب باب

**ترجمہ** — اور سعید بن مسیب اور ابراہیم اور انکے مانند لوگوں نے [illegible] [illegible]
کو جمع کیا اور انکے پاس ہر باب میں ایک ایک اصول تھے جو انہوں نے [illegible]
حاصل کیا تھا اور سعید اور [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
مکہ مدینہ فقہ میں [illegible] اور [illegible] عمر اور عثمان کے فتوے اور قضایا اور [illegible]
بن عمر اور عائشہ اور ابن عباس اور قضاۃ مدینہ [illegible] [illegible] [illegible]
لوگوں نے اوس میں سے جو آسان کیا اللہ تعالی نے [illegible] [illegible] [illegible]
پس اوس میں سے جو [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
کا اختلاف تھا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
گئے یا اس سبب [illegible] قوی کی ساتھ موافق [illegible] [illegible] [illegible]
و سنت سے [illegible] تخریج صحیح ہو اور مانند اسی کے اور [illegible] [illegible]
لوگوں نے اوس میں کہ جو انہوں نے اونسے یاد کیا تھا جواب [illegible] [illegible]
ان کے کلام سے اوسکی تخریج [illegible] کردی اور [illegible] [illegible]
تتبع کی [illegible] ہر باب میں اون کے [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

وكان ابراهيم واصحابه يرون ان عبد الله بن مسعود واصحابه اثبت الناس في الفقه كما قال علقمة لمسروق لا احد منهم اثبت من عبد الله وقول ابي حنيفة للاوزاعي ابراهيم افقه من سالم ولولا فضل الصحبة لقلت ان علقمة افقه من عبد الله بن عمر وعبد الله هو عبد الله واصل مذهبه فتاوى عبد الله بن مسعود وقضايا علي رضي الله عنهما وفتاواه وقضايا شريح وغيره من قضاة الكوفة فجمع من ذلك ما يسره الله ثم صنع في آثارهم كما صنع اهل المدينة في آثار اهل المدينة وخرج كما خرجوا فتلخص له مسائل الفقه في كل باب باب وكان سعيد بن المسيب لسان فقهاء المدينة وكان احفظهم لقضايا عمر وحديث ابي هريرة وابراهيم لسان فقهاء الكوفة فاذا تكلما بشيء ولم ينسباه الى احد فانه في الاكثر منسوب الى احد من السلف صريحا او ايماء ونحو ذلك فاجتمع عليهما فقهاء بلدهما واخذوا عنهما وعقلوه وخرجوا عليه والله اعلم

**ترجمہ** ابراہیم اور اصحاب اونکے خیال کرتے تھے کہ بیشک عبداللہ بن مسعود اور اصحاب اونکے ثابت ترین لوگونکے ہین فقہ مین جیسا کہ کہا علقمہ نے مسروق سے کیا ان مین کوئی عبداللہ سے ثابت تر نہین ہے اور قول ابوحنیفہ کا اوزاعی سے کہ ابراہیم فقیہ تر ہین سالم سے اور اگر فضیلت صحبت کی نہوتی تو مین کہتا کہ علقمہ فقیہ تر ہین عبداللہ بن عمر سے اور عبداللہ تو عبداللہ ہی ہین اور اصل مذہب اونکا فتوی عبداللہ بن مسعود و قضایا علی رضی اللہ عنہ اور فتوی اون اور قضایا شریح وغیرہ قاضیان کوفی کا تھا پس جمع کیا اوس سے جو خدا تعالیٰ نے اونکے لیے آسان کیا پھر اونکی پیروی مین ویسا ہی کیا جیسا کہ مدینے والون نے اہل مدینہ کی پیروی مین کیا و تخریج کیا جیسا کہ اونہون نے تخریج کیا پس ملخص ہوگئے واسطے اونکے مسائل فقہ کے ہر باب مین و سعید بن مسیب گویا فقہاء مدینہ کی زبان تھے اور اون لوگون مین سے قضایا حضرت عمر اور ابو ہریرہ کی حدیث کے حافظ تر اور ابراہیم فقہاء کوفہ کی زبان تھے پس جب یہ دونون کسی شے کے ساتھ کلام کرتے تھے اور اوسکی نسبت کسیکی طرف نکرتے تھے تو وہ اکثر سلف مین سے کسی کی طرف صریحا یا ایماء وغیرہ ضرور ہی منسوب ہوا کرتی تھی پس مجتمع ہوئے ان دونون کی طرف اونکے شہر کے فقہاء اور اخذ کیا ان دونون سے اور یاد رکھا و تخریج کیا اوسپر واللہ اعلم

... منهم ... ما حديث منقول عن رسول الله صلى الله عليه ... [illegible]

... هو موقوف كان ... ابراهيم ... وفي حديث النبي صلى الله عليه

وسلم ... [illegible] ... ما تخصص عن رسول الله صلى الله

... الحديث غير ... قال ... قال الشعبي قال المصنف ...

... وقد سئل عن حديث ... صلى الله عليه وسلم ولا

... النبي صلى الله عليه وسلم احب الينا فان كان فيه زيادة او نقصان ... على

من دون النبي صلى الله عليه وسلم ... استنباطا منهم ... اجتهادا ...

... في كل ذلك ... [illegible]

... [illegible] ... حديث رسول صلعم ...

... حديث رسول صلعم في مسئلة ... اقوال الصحابة

ترجمہ ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible]

[illegible]

... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible]

... [illegible] ... حدیث ... [illegible]

... [illegible] ... نقصان ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

ترجمہ [illegible] ربیعہ [illegible] نبی صلی اللہ علیہ [illegible]

[illegible] امام مالک [illegible]

[illegible] حقیقت [illegible]

[illegible] مذہب [illegible]

[illegible] جو [illegible]

[illegible] بہت ہی مائل تھا [illegible] مذہب عمر و عثمان [illegible] و ابن عمر [illegible]

و زید بن ثابت اور دیگر اصحاب کا مثل سعید بن مسیب کے کہ وہ قضایا عمر [illegible]

[illegible] کے بڑے حافظ تھے اور [illegible] و سالم و عکرمہ و عطا و عبید اللہ بن عبد اللہ [illegible]

مانند ان کے [illegible] انکے نزدیک اہل مدینہ کے جیسا کہ بیان کیا [illegible]

ولا بد مما لا ينفد وجمع علماء في كل عصر وبلد ما تيسر لا يلزم تقليدهم
واشتهر عن مالك أنه متمسك بإجماع أهل المدينة وعقد البخاري بابا في الأخذ بما
اتفق عليه الحرمان ومذهب عبد الله بن مسعود وأصحابه وقضايا علي وشريح
والشعبي وفتاوى إبراهيم أحق بالأخذ عند أهل الكوفة من غيره وهو قول علقمة
حين مال مسروق إلى قول زيد بن ثابت في التشريك قال هل أحد منكم أثبت من عبد الله
فقال لا ولكن رأيت زيد بن ثابت وأهل المدينة يشركون فإن اتفق أهل البلد على
شيء أخذوا عليه بالنواجذ وهو الذي يقول في مثله مالك السنة التي لا اختلاف فيها
عندنا كذا وكذا وإن اختلفوا أخذوا بأقواها وأرجحها إما لكثرة القائلين به أو لموافقته لقياس
قوي أو تخريج من كتاب وسنة وهو الذي يقول في مثله مالك هذا أحسن ما سمعت فإذا
لم يجدوا فيما حفظوا منهم جواب المسألة خرجوا من كلامهم وتتبعوا الإيماء والاقتضاء

**ترجمہ** اور ضروری ہے کہ وہ ہر زمانے میں فقہاؤں کا ٹھکانا اور علماؤں کا مجمع ہے اور واسطے ہر
شہر کے ... کو لازم کر لیا ہے اور وہ ان ذوق کی روش کو ترجیح دیتا ہے امام مالک کی نسبت
مشہور ہے کہ وہ اجماع اہل مدینہ کے اور منعقد کیا بخاری نے ایک باب واسطے اخذ کرنے کے اس چیز کے
کہ حرمین متفق ہیں اور مذہب عبداللہ ابن مسعود اور انکے اصحاب کا اور فیصلے علی کے اور فتاوی
شریح و شعبی اور فتاوی ابراہیم کے لائق ہیں ساتھ اخذ کے نزدیک اہل کوفہ کے اور یہی
معنی ہیں علقمہ کے قول کا جبکہ مائل ہوئے مسروق طرف قول زید بن ثابت کے تشریک میں
دونوں نے کہا تم میں کوئی ثابت تر عبداللہ ابن مسعود سے ہے فرمایا نہیں لیکن دیکھا میں نے
زید بن ثابت اور اہل مدینہ کو تشریک کرتے ہیں پس اگر متفق ہو جاویں اہل شہر کسی بات پر
تو پکڑا اوسکو اونچے اپنے دانتوں سے اور وہ وہی ہے کہ امام مالک ایسی بات میں کہتے ہیں
کہ یہ وہ سنت ہے جس میں ہمارے نزدیک اختلاف نہیں ہے ایسا و ایسا اور اگر مختلف ہوویں تو
اوس قول کو لیتے ہیں جو قوی اور ترجیح والا ہو وہ بسبب کثرت قائلوں کے یا بسبب موافقت کے
قیاس قوی کے یا باعث تخریج انکی کتاب و سنت سے اور یہ وہی ہے کہ ایسی مثل میں امام مالک فرماتے ہیں
کہ یہ سب سے بہت اچھا ہے اون میں سے جسکو میں نے سنا ہے اور جب نہ پایا اون لوگوں نے اس میں حفظ

والمصنفون في هذه الطبقة [illegible]

[illegible] بالمدينة وابن جريج وابن عيينة بمكة والثوري [illegible]

[illegible] هذه [illegible] مصنفو [illegible]

[illegible] وصنفوا [illegible] مصر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ترجمہ [illegible]

[illegible] اور محمد بن عبدالرحمن بن ابی ذئب نے مدینہ میں [illegible]

[illegible]

[illegible] کے اقوال [illegible]

[illegible] ہارون رشید [illegible]

[illegible]

فقال لا تفعل فإن أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم اختلفوا في الفروع وتفرقوا
في البلدان وكل سنة مضت ماضية فقال وفقك الله يا أبا عبد الله حكاه السيوطي رحمة الله
عليه فكان مالك أثبتهم في حديث المدنيين عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
وأوثقهم إسنادا وأعلمهم بقضايا عمر وأقاويل عبد الله بن عمر وعائشة وأصحابهم
من الفقهاء السبعة وبه وبأمثاله قام علم الرواية والفتوى فلما وسد إليه
الأمر حدث وأفتى وأفاد وأجاد وعليه انطبق قول النبي صلى الله عليه وسلم
يوشك أن يضرب الناس أكباد الإبل يطلبون العلم فلا يجدون أحدا أعلم من
عالم المدينة على ما قال ابن عيينة وعبد الرزاق وناهيك بهما فجمع أصحابه
رواياته ومختاراته ولخصوها وحرروها وشرحوها وخرجوا عليها وتكلموا
في أصولها ودلائلها وتفرقوا إلى المغرب ونواحي الأرض فنفع الله بهم كثيرا من خلقه

**ترجمہ** کہا امام مالکؒ نے ایسا مت کرو کیونکہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فروع
میں مختلف ہیں اور وہ لوگ شہروں میں متفرق ہو گئے اور سنتیں گذر گئیں [illegible]
رشید نے کہا توفیق دیوے تجھکو اللہ تعالی یا ابا عبداللہ حکایت کیا اسکو سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے
اور امام مالک بہت ثابت تھے اہل مدینہ کی اون احادیث میں جو رسول اللہ سے مروی ہیں ثابت
اور زیادہ تر مضبوط تر اور قضایا عمرؓ اور اقاویل عبداللہ بن عمرؓ اور عائشہؓ اور [illegible]
[illegible] کے اصحاب کے بڑے جاننے والے تھے اور انکے اور انکے مثلوں سے قائم ہوا روایت اور
فتوی کا علم [illegible] جبکہ امر شریعت کا ونکے حوالے کیا گیا تو انھوں نے [illegible]
اور فتوی دیا اور لوگوں کو فائدہ پہونچایا اور ٹھیک ٹھیک بیان کیا اور [illegible]
[illegible] قول [illegible] منطبق ہوا [illegible] کہ لوگ طلب علم میں [illegible]
[illegible] ایسا [illegible] کہا ابن عیینہ اور عبد الرزاق [illegible]
[illegible] دونوں کی گواہی کافی ہے پس اونکے اصحاب نے ونکی روایتوں اور
مختارات کو [illegible] اور شرح [illegible] کی اور ونکے اصول اور دلائل
میں [illegible] اور اطراف زمین میں متفرق ہو گئے [illegible]

وان شئت ان تعرف حقيقة ما قلناه من اصل مذهبه ذكرنا
تجده وكذا ذكرنا وكان ابو حنيفة رحمه الله الزمهم بمذهب ابراهيم واقرانه لا يجاوزه الا ما شاء الله
وكان عظيم الشان في التخريج على مذهبه دقيق النظر في وجوه التخريجات مقبلا
على الفروع اتم اقبال وان شئت ان تعلم حقيقة ما قلنا فلخص اقوال ابراهيم
من كتاب الآثار لمحمد رحمه الله وجامع عبد الرزاق ومصنف ابي بكر بن ابي شيبة ثم قايسه
بمذهبه تجده لا يفارق تلك المحجة الا في مواضع يسيرة وهو في تلك اليسيرة
ايضا لا يخرج عما ذهب اليه فقهاء الكوفة وكان اشهر اصحابه ذكرا ابو يوسف
تولى قضاء القضاة ايام هارون الرشيد فكان سببا لظهور مذهبه والقضاء
به في اقطار العراق وخراسان وما وراء النهر وكان احسنهم تصنيفا والزمهم
درسا محمد بن الحسن فكان من خبره انه تفقه على ابي حنيفة وابي يوسف

ترجمہ اور اگر تو یہ چاہے جو ہمنے کہا ہے اسکی حقیقت کو اونکے اصل مذہب سے پہچانے تو
کتاب موطا میں نظر کر وہیں ویسا ہی پاؤ گے جیسا ہمنے ذکر کیا اور ابو حنیفہ رحمہ
اور اونکے اقران کے مذہب کے ساتھ ایسے لازم تھے کہ اوسسے کبھی تجاوز نہ کرتے مگر جو اللہ
اور اونکے مذہب پر تخریج کرنے میں بڑی شان رکھتے تھے اور وجوہ تخریجات میں باریک نظر
اور فروع پر بڑی توجہ کرنے والے تھے اور اگر تو چاہے کہ جو ہمنے کہا ہے اسکی حقیقت جانے
تو اقوال ابراہیم کو کتاب الآثار امام محمد رحمہ اور جامع عبد الرزاق اور مصنف ابی بکر بن ابی
شیبہ سے تلخیص کر اور پھر حنفی مذہب سے اسکو موازنہ کرکے دیکھو تو تم یہی پاؤ گے کہ
ابی حنیفہ رحمہ نے اس روش سے مفارقت نہیں کی ہے مگر بعض ہی مقاموں میں
اور ان تھوڑے مقاموں میں بھی اوس سے نہیں نکلے ہیں جسکی طرف فقہاء کوفہ گئے ہیں اور اونکے
مشہور اصحاب میں سے ابو یوسف رحمہ ہیں جو ہارون رشید کے زمانہ میں قاضی القضاۃ
تھے پس حنفی مذہب کے مشتہر ہونے اور تمامی اطراف عراق اور خراسان اور ماوراء النہر میں حکم کیے
جانیکا یہ باعث ہی بڑے سبب ہو اور محمد بن حسن تصنیف کرنے میں بہت اچھے اور درس
کے نزدیک ملازم تھے اور یہ خبر مشہور ہے کہ اونہوں نے پہلے ابو حنیفہ اور ابو یوسف سے فقہ حاصل کی تھی

ثم خرج إلى المدينة فقرأ الموطأ على مالك ثم رجع إلى نفسه فطبق مذهب أصحابه
على الموطأ مسألة مسألة فإن وافق فبها ونعمت وإلا فإن رأى طائفة من الصحابة
والتابعين ذاهبين إلى مذهب أصحابه فكذلك وإن وجد قياسا ضعيفا
أو تخريجا لينا يخالفه حديث صحيح مما عمل به الفقهاء أو يخالفه عمل أكثر العلماء تركه
إلى مذهب من مذاهب السلف مما يراه أرجح مما هنالك وهما لا يزالان على
محجة إبراهيم ما أمكن لهما كما كان أبو حنيفة رحمه الله يفعل ذلك وإنما كان
خلافهم في أحد شيئين إما أن يكون لشيخهما تخريج على مذهب إبراهيم يزاحمانه فيه أو يكون
هناك لإبراهيم ونظرائه أقوال مختلفة يخالفانه في ترجيح بعضها على بعض فصنف
محمد رحمه الله وجمع رأي هؤلاء الثلاثة ونفع كثيرا من الناس فتوجه أصحاب
أبي حنيفة رحمه الله إلى تلك التصانيف تلخيصا وتقريبا أو تخريجا أو تأسيسا واستدلالا

**ترجمہ** پھر اوسکے بعد مدینہ جا کر امام مالک سے موطا پڑھی پھر وہاں سے واپس آکر خود غور کر کے
اپنے اصحاب کے مذہب کی ہر مسئلہ کو موطا پر منطبق کیا پس اگر اوسکے موافق پایا تو اوسکو
بہتر سمجھا اور اگر نہیں تو صحابہ اور تابعین کی کسی جماعت نے اگر کوئی ایسی روایت کی ہو
جو اونکے اصحاب کے مذہب کی طرف جاتی ہو تو اوسکو بھی بہتر سمجھا اور اگر کسی ضعیف قیاس یا
سست تخریج کو پایا جو کسی حدیث صحیح کی جس پر بہت سے فقہا نے عمل کیا ہو مخالف ہو اور عمل
اکثر علما کا بھی اوسکے خلاف ہے تو اوسکو سلف کے مذہبوں میں سے کسی مذہب کی طرف
جسکو وہ اوس سے بہتر سمجھتے چھوڑ دیا اور یہ دونوں جہاں تک ممکن ہو سکا ابراہیم کی روش
پر ثابت رہے جیسا کہ ابو حنیفہ اوسکو برتتے تھے اور سوا اسکے نہیں کہ اختلاف انکا ان دو چیزون
میں سے ایک میں تھا یا تو یہ کہ انکے شیخ کی کوئی تخریج ابراہیم کے مذہب پر ہوتی تھی تو
وہ اس میں یہ دونوں مزاحمت کرتے تھے یا ابراہیم اور اونکے مانند لوگوں کے اقوال اوس میں
مختلف ہوتے تھے تو یہ دونوں بعض کو بعض پر ترجیح دینے میں خلاف کرتے تھے پس
امام محمد نے تصنیف کی اور ان تینوں کی رائے کو جمع کیا اور بہت لوگوں کو نفع پہونچایا
پس اصحاب ابو حنیفہ نے ان تصانیف کی تلخیص تقریب اور تخریج اور تاسیس اور استدلال

ثم نظر ... مذهب ... [illegible]
... عن مذهب ابي حنيفة ... مذهب ابي يوسف ... [illegible]
... مطلق ... الاصول ... [illegible]
... مذاهبهم جميعا ... [illegible]
... مذهب ... [illegible]
... وجد فيه ... [illegible]
... [illegible]
طرق الحديث ... [illegible]
... [illegible]

ترجمہ ... [illegible]
مذہب ... کا مذہب ابی یوسف ... [illegible]
مذہب شمار کیا گیا باوجود ... [illegible]
... [illegible]

[illegible] مضبوطة عندهم ويعرف ذلك [illegible]
[illegible] كان في اصول
[illegible] عن محمد بن حسن وهو صاحب [illegible] المدينة في قضائهم
[illegible] على كتاب الله فقال الشافعي
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] كلام محمد بن الحسن [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] کہ اونکے نزدیک مختلفات سے [illegible]
[illegible] میں نقل عارض ہوا کرتا تھا [illegible] اسکے لیے [illegible] امام شافعی [illegible]
[illegible] ایک کتاب میں مدون فرمایا اور یہ اصول فقہ میں [illegible]
[illegible] بھی یون ہوئی ہے کہ امام شافعی [illegible] محمد بن حسن [illegible]
[illegible] وقت میں [illegible] اس بات میں طعن کرتے تھے [illegible]
[illegible] کرتے ہیں اور [illegible] زیادتی ہے کتاب [illegible]
[illegible] امام شافعی [illegible] کے نزدیک ثابت [illegible]
[illegible] تب امام شافعی نے [illegible]
[illegible] قول پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible]
[illegible] اللہ تعالی نے جب [illegible]
[illegible] منسوخ [illegible]
[illegible] ہیں [illegible]
[illegible] اجتہاد کیا اور شہرت کی پیروی [illegible]

ثم ظهرت بعد ذلك في طبقة ثالثة فلم يعملوا بها ظنا منهم انها تخالف عمل
اهل مدينتهم وسنتهم التي لا اختلاف لهم فيها وذلك قادح في الحديث
وعلة مسقطة له او لم تظهر في طبقة ثالثة وانما ظهرت بعد ذلك عندما امعن
اهل الحديث في جمع طرق الحديث ورحلوا الى اقطار الارض وبحثوا عن حملة
العلم فكثير من الاحاديث لا يرويه من الصحابة الا رجل او رجلان ولا يرويه عنه
وعنهما الا رجل او رجلان وهلم جرا فخفي على اهل الفقه وظهر في عصر الحفاظ
الجامعين لطرق الحديث كثير من الاحاديث رواه اهل البصرة مثلا وسائر
الاقطار في غفلة منه فبين الشافعي ان العلماء من الصحابة والتابعين لم يزل شأنهم
انهم يطلبون الحديث في المسألة فاذا لم يجدوا تمسكوا بنوع آخر من الاستدلال
ثم اذا ظهر عليهم الحديث بعد رجعوا من اجتهادهم الى الحديث

ترجمہ۔ [illegible] کے بعد تیسرے طبقے میں وہ حدیثیں ظاہر ہوئیں تو انہوں نے یہ خیال کیا کہ
اونکے اہل مذہب اور اونکے [illegible] سے [illegible] میں [illegible] نہیں [illegible]
عمل کیا [illegible] حدیث میں قادح اور اوسکے صحت ساقط ہی یا تیسرے طبقے میں
وہ حدیثیں ظاہر ہوئیں مگر جب اہل حدیث نے [illegible]
اوسکی تحقیقات کے لئے [illegible] زمین میں پھرے اور علماؤں سے مباحثے کیے تو [illegible]
ظاہر ہوئیں جنکو صحابہ میں سے فقط ایک یا دو شخص نے روایت کیا تھا اور [illegible]
ونسے بھی ایک ہی یا دو نے روایت کی تھی [illegible] اونسے بھی ایسی ہی
اور اونکے بعد بھی [illegible] منقول ہوتی چلی آئی تھی [illegible] فقہ پر وہ حدیثیں [illegible]
اون حافظوں کے زمانے میں کہ حدیث [illegible]
بہت سی ایسی حدیثیں [illegible] نے روایت کیا [illegible]
اور [illegible] سے غافل [illegible] شافعی رحمہ اللہ نے [illegible] صحابہ اور تابعین [illegible]
تھی کہ ہمیشہ [illegible] مسئلہ میں حدیث طلب کیا کرتے تھے اور جب حدیث نپاتے تو [illegible]
[illegible] سے متمسک رہتے پھر جب [illegible] بعد اونپر حدیث ظاہر ہوتی تھی تو اپنے اجتہاد سے

وإذا كان الأمر على ذلك لا يكون عدم تمسكهم بحديث قدحا فيه اللهم إلا
إذا بينوا العلة القادحة مثاله حديث القلتين فانه حديث صحيح روي بطرق كثيرة
معظمها ترجع إلى وليد بن كثير عن محمد بن جعفر بن الزبير أو محمد بن عباد بن جعفر
عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر ثم تشعبت الطرق بعد ذلك وهذان
وإن كانا من الثقات لكنهما ليسا ممن وسد إليهم الفتوى وعول الناس عليهم فلم
يظهر الحديث في عصر سعيد بن المسيب ولا في عصر الزهري ولم يمش عليه المالكية ولا الحنفية فلم يعملوا
وعمل به الشافعي وكحديث خيار المجلس فإنه حديث صحيح روي بطرق كثيرة وعمل به
ابن عمر وأبو هريرة من الصحابة ولم يظهر على الفقهاء السبعة ومعاصريهم فلم يكونوا
يقولون به فرأى مالك وأبو حنيفة هذه علة قادحة في الحديث وعمل به الشافعي

ترجمہ یہ جبکہ یہ امر اسطرح پر تھا تو کسی حدیث کے ساتھہ اونکا تمسک کرنا اوسمین
قدح نہین ہے ہان جب اونھون نے اوسکی علت قادحہ بیان کر دیا ہو مثال اوسکی حدیث
قلتین ہے کہ بیشک یہ حدیث صحیح ہے اور بہت ایسے طریقون سے روایت کی گئی ہے کہ معظم
اونکا رجوع تھا طرف ولید بن کثیر کے محمد بن جعفر بن زبیر یا ہو پہنچا ہے محمد بن عباد بن جعفر
سے اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے پھر اوسکے بعد اوسکے بہت سے طرق
ہو گئے اور یہ دونون اگرچہ ثقات ہین لیکن مفتیون مین نہین ہین اور لوگ اونکے
پاس فتوا پوچھنے یا اسی حاجت روائی کے لیے نہ جایا کرتے تھے پس چونکہ یہ حدیث
سعید بن مسیب کے زمانے مین اور نہ زہری کے زمانے مین ظاہر ہوئے اور
نہ اسپر مالکیہ اور حنفیہ چلے اسلیے لوگون نے اسپر عمل نہ کیا مگر امام شافعی رحمہ اللہ نے
اسپر عمل کیا اور جیسے حدیث خیار مجلس ہے کہ بیشک وہ حدیث صحیح اور بہت سے
طریقون سے مروی ہے اور صحابیون مین سے ابن عمر رض اور ابو ہریرہ رض نے اسپر
عمل کیا ہے مگر فقہاے سبعہ اور اونکے زمانے کے لوگون پر نہ ظاہر ہوئے ہیں اسلیے
وہ لوگ اوسکے موافق نہ تھے اور نہ اسکو حکم کرتے تھے پس امام مالک رح اور ابو حنیفہ رح
نے سمجھا کہ اس حدیث مین یہ علت قادحہ ہے اور امام شافعی رحمہ نے اسپر عمل کیا

ومنها ان اقوال الصحابة رجعت [illegible]
وربي كثير منه ما يخالف حديث الصحيح حيث [illegible]
في مثل ذلك وحديث [illegible]
رجال ومنها [illegible] من فقهاء [illegible]
بالقياس الذي [illegible] فلا يميزون [illegible] منهم من [illegible]
واهي [illegible]
العلة من [illegible]
من [illegible]
الاصول [illegible]
مقامه [illegible]
ترجمہ اور [illegible]
[illegible]

حقیقت مذہب شافعی

باب اسباب الاختلاف بین اہل الحدیث واصحاب الرای

مذہب شافعی ہوا

وجعلوا یتصدون فی تصنیفہم لمثل ہذہ الامور اخذ الفقہ من الراس
فاتقنوا الاصول والفروع وصنفوا کتبا فاجادوا وافادوا وجمع علیہ الفقہاء
ونصروہ اختصارا وشرحا واستدلالا وتخریجا ثم تفرقوا فی البلدان فکان ہذا
مذہب الشافعی رحمہ اللہ تعالی واللہ اعلم باب اسباب الاختلاف بین اہل
الحدیث واصحاب الرای اعلم انہ کان من العلماء فی عصر سعید بن المسیب والزہری
وابراہیم وفی عصر مالک وسفیان وبعد ذلک قوم یکرہون الخوض بالرای ویہابون
الفتیا والاستنباط الا لضرورۃ لا یجدون منہا بدا وکان اکبر ہمہم روایۃ حدیث
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل عبد اللہ بن مسعود عن شیء فقال انی
لاکرہ ان احل لک شیئا حرمہ اللہ علیک او احرم ما احلہ اللہ لک وقال معاذ بن جبل
یا ایہا الناس لا تعجلوا بالبلاء قبل نزولہ فانہ لا ینفک المسلمون ان یکون فیہم من اذا سئل سدد

ترجمہ اس مذہب شافعی کے پیروان کو ہمہ تن انہی امور میں لگے رہے انہوں نے سر سے
فقہ کو لیا اور اصول اور فروع کو پختہ کیا اور کتابیں تصنیف کیں اور خوب ٹھیک ٹھیک
کام کیا اور خلق اللہ کو فائدہ پہونچایا اور فقہا نے ان امور میں اتفاق اور اجتماع کیا بطور
اختصار اور شرح و استدلال و تخریج کی اور اس کے بعد ان لوگوں نے متفرق ملکوں میں متفرق
ہو گئے اور یہی سبب امام شافعی کا مذہب ہو گیا واللہ اعلم باب اسباب اختلاف
درمیان اہل حدیث و اصحاب رای کے [illegible] سعید بن مسیب اور زہری اور ابراہیم اور امام
[illegible] اور سفیان کے زمانہ میں [illegible] جماعت کے لوگ تھے جو
[illegible]
[illegible]
[illegible] عبد اللہ بن مسعود [illegible]
[illegible]
[illegible] کیا ہو اور کہا معاذ بن جبل
[illegible]

وروی نحو ذلک عن عمرؓ وعلیؓ وابن عباسؓ وابن مسعودؓ وعن عمر بن عبد
العزیز انہ قال لجابر بن زید انک من فقہاء البصرۃ فلا تفت الا بقرآن
ناطق او سنۃ ماضیۃ فانک ان فعلت غیر ذلک ہلکت واہلکت وقال ابو النضر
لما قدم ابو سلمۃ البصرۃ اتیتہ انا والحسن فقال للحسن انت الحسن ما کان
احد بالبصرۃ احب الی لقاء منک وذلک انہ بلغنی انک تفتی برأیک فلا تفت
برأیک الا ان یکون سنۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او کتاب منزل
وقال ابن المنکدر ان العالم یدخل فیما بین اللہ وبین عبادہ فلیطلب لنفسہ
المخرج وسئل الشعبی کیف کنتم تصنعون اذا سئلتم قال علی الخبیر وقعت
کان اذا سئل الرجل قال لصاحبہ افتہم فلا یزال حتی یرجع الی الاول

**ترجمہ** اور ایسی ہی چیزیں منقول ہیں ... 
میں حضرت عمر اور علی اور ابن عباس اور ابن مسعود سے بھی مروی ہیں اور فرمایا عمر بن عبد العزیز نے
جابر بن زید سے کہ تو فقہاء بصرہ سے ہے پس فتویٰ دیا کر مگر قرآن ناطق یا سنت ماضیہ سے
کیونکہ اگر اسکے خلاف کریگا تو خود بھی ہلاک ہوگا اور لوگوں کو بھی ہلاک کریگا اور ابو نضر نے کہا
کہ جب ابو سلمہ بصرہ میں آئے تو میں اور حسن بصری انکے پاس آیا تو انہوں نے
حسن سے کہا کہ تو ہی حسن ہے بصرہ والوں میں سے کوئی ایسا نہیں جس سے ملنا میں
چاہتا ہوں اور یہ اسلئے کہ مجھے یہ خبر پہونچی کہ تو فتویٰ دیا کرتا ہے اپنی رائے سے تو نہ دیا کر
مگر اسطرح پر کہ وہ موافق ہو سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا کسی کتاب
کی طرف سے نازل کی گئی ہو کہا ابن منکدر نے کہ عالم داخل ہوتا ہے درمیان
اللہ تعالیٰ اور اوسکے بندوں کے ہے پس اوسکو چاہیئے کہ اپنے نکلنے کی
صورت تلاش کرے اور پوچھے گئے شعبی کہ جب تم لوگ کسی مسئلے سے سوال کئے جاتے
تھے تو کیا کرتے تو انہوں نے کہا کہ تو ایک واقف شخص پر واقع ہوا ہے
جب کوئی شخص کچھ پوچھا جاتا تھا تو وہ اپنے صاحب سے کہتا تھا کہ تم انکو فتویٰ دے
یہاں تک کہ ایسی حالت اوسکو پہلے تک پہونچتی تھی +

[illegible] عن رسول الله [illegible] الخزبه [illegible] ولو
[illegible] ثم [illegible] خرج هذه [illegible] اخره [illegible] وقع شيوخ
[illegible] الحديث [illegible] الاسلام وكتابة الصحف والنسخ حتى
[illegible] من يكون اهل الرواية لا كان له تدوين الحديث وصحيفة ونسخة
[illegible] بموقع عظيم [illegible] ثم ذلك الزمان بلاد
[illegible] كتب تتبعوا النسخ
[illegible] من الحديث
[illegible] جمع [illegible] وخلطوا بهم
[illegible] شيء كثير حتى [illegible] كثير من الاحاديث [illegible] طريق
[illegible]

[illegible]

الفتوى من قبل [illegible]

مخلوق حق [illegible]

لانه كم من حديث صحيح [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ترجمہ [illegible]

[illegible]

و[illegible] هذه الطبقة في هذا الفن وجعلوه شيئا مستقلا بالتدوين
[illegible] وان الحكم بصحته وغيرها [illegible] عليهم بهذا التدوين
[illegible] من حيث الاتصال والانقطاع وكان سفيان ووكيع
[illegible] الاحتجاج [illegible] فلا يكون من الحديث مرفوع متصل
[illegible] حديث [illegible] في رسالته الى مكة
[illegible] حديث [illegible] منه
[illegible] من ستة [illegible]
[illegible] داود [illegible] حديث وجعل
[illegible] يعرف به حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم
[illegible] فلا [illegible]

[illegible] فن میں خوب غور و فکر کیا اور اس میں بحث و تدوین
[illegible] کے ساتھ [illegible] دونوں نے
[illegible] اتصال و انقطاع سے
[illegible] سفیان و وکیع [illegible] مانند لوگ اگرچہ
[illegible] حدیث مرفوع متصل
[illegible] دونوں
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اسکے کوئی اصل
[illegible]

[illegible]

[illegible] ولا یلتفت

[illegible]

[illegible] ہوں۔

وعن عبد الله بن مسعود [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

**ترجمہ** [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اور اگر آنحضرت سے کچھ نقل ہوتا تو ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہم [illegible]

[illegible]

[illegible]

فلان نے ؛

[illegible] ابن سيرين [illegible] عن [illegible] صلى الله عليه [illegible]

[illegible] عن النبي صلى الله عليه وسلم ويقول

[illegible]

[illegible] عن رسول الله صلى الله عليه

وسلم [illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible] عن الاعمش قال كان

[illegible]

[illegible] قال كان ابن

مسعود [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ترجمہ اور نکالا ترمذی نے [illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابو حنیفہ کہتے ہیں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] وقال [illegible] بن مسعود [illegible] حدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]

[illegible] قدم [illegible]

[illegible] عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال [illegible]

[illegible] هذا الأمر [illegible]

[illegible] عندهم من [illegible]

[illegible] الحديث

[illegible] نفسهم

[illegible]

[illegible] البعض [illegible] شخص [illegible] مقصود [illegible] مسئلة [illegible]
[illegible] خرد في خلاف حكم المصرح به [illegible] حرف [illegible]
[illegible] عن غير المصرح [illegible] كلامين لو جمع [illegible] التباس [illegible]
[illegible] مسئلة [illegible] في كلام [illegible] معلوم [illegible] مثال [illegible] غير معلوم
[illegible] يخرجون [illegible] يشكون [illegible] وترتيب [illegible]
[illegible] مشكل [illegible] كلام [illegible] لا وجه [illegible]
[illegible] المسائل [illegible]
[illegible] بعض المخرجين من نقل [illegible] وسكوتهم [illegible]
[illegible] لفلان كذا [illegible] فلان كذا [illegible]
[illegible] كذا وكذا [illegible] في المذهب

ترجمہ [illegible] بعض [illegible] زیادہ [illegible] ہوتا [illegible]
[illegible] منظور ہوتی [illegible] اور [illegible] کہ [illegible] بھی [illegible]
[illegible] منظور [illegible] ہے [illegible]
[illegible] بھی [illegible] کا [illegible]
[illegible] کی جمع کے جاوے تو ان [illegible] ہو جاتا [illegible]
[illegible]
[illegible] جمع [illegible] نہیں [illegible]
[illegible] کان [illegible] بھی [illegible] ہوتا [illegible]
[illegible] میں [illegible] ترجیح [illegible] اور کبھی مسائل کی [illegible]
[illegible] ہوتی ہیں [illegible] بیان کرتے اور کبھی بعض مخرجین [illegible] سکوت [illegible]
[illegible] کرتے اور یہی تخریج ہے [illegible] الخف [illegible] کذا [illegible]
[illegible] قول [illegible] کذا اور کذا بھی [illegible]
[illegible] مذہب [illegible] ہیں —

فمن كان من أهل الحديث ينبغي أن يعرض ما اختاره وذهب إليه على رأي
المجتهدين من التابعين ومن بعدهم ومن كان من أهل التخريج ينبغي له
أن يحصل من السنن ما يحترز به من مخالفة الصريح الصحيح ومن أن يقول
برأيه فيما فيه حديث أو أثر بقدر الطاقة ولا ينبغي لمحدث أن يتعمق في القواعد
التي أحكمها أصحابه وليست مما نص عليه الشارع فيرد به حديثا أو قياسا صحيحا
كرد ما فيه أدنى شائبة الإرسال والانقطاع كما فعله ابن حزم رد حديث تحريم
المعازف لشائبة الانقطاع في البخاري على أنه في نفسه متصل صحيح فإن مثله إنما يصار
إليه عند التعارض وكقولهم فلان أحفظ لحديث فلان من غيره فيرجحون حديثه
على حديث غيره لذلك وإن كان في الآخر ألف وجه من الرجحان وكان اهتمام جمهور
الرواة عند الرواية بالمعنى برؤوس المعاني دون الاعتبارات التي يعرفها المتعمق
من أهل العربية فاستدلالهم بنحو الفاء والواو وتقديم كلمة وتأخيرها ونحوها من التعمق

ترجمہ: جو شخص اہل حدیث سے ہے اس کو مناسب ہے کہ اپنے مذہب مختار کو مجتہدین تابعین و
تبع تابعین وغیرہ کی رائے پر پیش کرے اور جو شخص اہل تخریج سے ہو اس کو مناسب ہے کہ سنن سے
اس قدر حاصل کرے جس سے صریح صحیح کی مخالفت سے بچے اور جس میں حدیث و اثر ہو بقدر امکان اس میں اپنی
رائے سے بات نہ کہے اور محدث کو مناسب نہیں کہ ان قواعد میں جن کو اس کے اصحاب نے محکم کیا ہو
اور جن پر شارع کی جانب سے کوئی نص نہیں تعمق کرکے کسی حدیث یا قیاس صحیح کو رد کرے
مثلاً جس حدیث میں ادنیٰ شائبہ ارسال و انقطاع کا پایا جاوے اس کو رد کرے جیسے ابن حزم
نے حدیث تحریم معازف کو باعث ادنیٰ شائبہ انقطاع کے جو بخاری کی سند میں ہے رد کیا باوجودیکہ وہ حدیث
فی نفسہ متصل صحیح ہے کیونکہ اس کے مثل میں ایسی ہی جانب رجوع کیا جاتا ہے جب تعارض ہو
اور جیسے ان کا قول ہے کہ فلاں شخص فلاں کی حدیث کا زیادہ حافظ ہے اوروں سے پس اس کی حدیث
کو ترجیح دیتے ہیں دوسرے کی حدیث پر اگرچہ دوسرے میں ہزار وجہ ترجیح کی پائی جاتی ہوں
اور جمہور رواۃ روایت بالمعنی میں اصل معنی کے ساتھ تعلق رکھتے تھے نہ ان اعتبارات کے ساتھ جن کو
اہل عربیت اعتبار کرتے ہیں پس فاء و واؤ کا لحاظ اور کلمہ کی تقدیم و تاخیر وغیرہ سے تمسک کرنا یہ تعمق ہے

[illegible] معنى [illegible] رحمه الله حيث [illegible] من قول [illegible]

من صلى الله على رسول الله صلى الله عليه وسلم اختلاف [illegible]

[illegible] ومن [illegible]

[illegible] حيث رأيت اهل العلم في زماننا قد صاروا حزبين وانقسموا

الى فرقتين اصحاب حديث واثر واهل فقه ونظر وكل واحدة منهما لا تتميز عن

اختها في الحاجة ولا تستغني عنها في درك ما تنحوه من البغية والارادة لان الحديث

بمنزلة الاساس الذي هو الاصل والفقه بمنزلة البناء الذي هو له كالفرع وكل بناء

لم يوضع على قاعدة اساس فهو منهدم وكل اساس خلا عن بناء وعمارة فهو قفر وخراب ووجدت

هذين الفريقين على ما بينهم من التداني في المحلين والتقارب في المنزلتين وعموم حاجة

بعضهم الى بعض وشمول الفاقة اللازمة لكل منهم الى صاحبه اخوانا

متهاجرين وعلى سبيل الحق بلزوم التناصر [illegible] غير [illegible]

ترجمہ [illegible]

[illegible]

ومنها ... تجد بعضهم لو حكى لهم عن واحد من رؤساء مذهبهم [illegible] يخالف
قول ... من قبل نفسه طبعوا فيه التقية واشتروا له الحجة فنجد اصحاب
مالك لا يعتمدون في مذهبه الا ما كان من رواية ابن القاسم والاشهب وضربائهما
من نبلاء اصحابه فاذا جاءت رواية عبد الله بن عبد الحكم واضرابه لم يكن عندهم
بتلك المنزلة وترى اصحاب ابي حنيفة لا يقبلون من الرواية عنه الا ما حكاه ابو يوسف
ومحمد بن الحسن والعلية من اصحابه والاجلة من تلامذته فان جاءهم عن الحسن
ابن زياد اللؤلؤي وذويه رواية قول بخلافه لم يقبلوه ولم يعتمدوه وكذلك تجدهم
اصحاب الشافعي يعولون في مذهبه على رواية المزني والربيع بن سليمان المرادي فاذا جاءت
رواية حرملة والجيزي وامثالهما لم يلتفتوا اليها ولم يعتمدوا بها في [illegible]
[illegible] ذلك من [illegible] في احكام مذاهب متبوعيهم واساتذتهم

ترجمہ [illegible] اگر انکے لیے [illegible] مذہب [illegible]
[illegible] کا قول جو انہوں نے خود [illegible] روایت [illegible]
[illegible] تو تعصب [illegible] ثبوت [illegible]
مالک [illegible] مذہب میں [illegible] نہیں رکھتے مگر [illegible]
[illegible] عبد اللہ بن عبد الحکم [illegible] منقول ہے جب کوئی روایت [illegible]
[illegible] نزدیک [illegible] نہیں [illegible] اصحاب ابی حنیفہ [illegible]
قبول نہیں رکھتے مگر [illegible] ابو یوسف و محمد بن حسن و علیہ [illegible]
[illegible] روایت کیا ہو اور اگر [illegible] روایت حسن بن زیاد [illegible]
[illegible] منقول ہوتی ہے تو [illegible]
[illegible] اصحاب شافعی کو دیکھتے ہیں [illegible] مذہب [illegible]
روایت [illegible] اور [illegible]
[illegible] نہیں رکھتے [illegible]
[illegible] مذہب میں [illegible]

وسموها علما وجعلوها شعارا لانفسهم فی الوشم برسم العلم واخذوها جنة عند لقاء خصومهم ونصبوها دريئة للخوض والجدال يتناظرون بها ويتلاطمون عليها وعند التصادر عنها قد حكم للغالب بالحذق والتبريز فهو الفقيه المذكور فی عصره والرئيس المعظم فی بلده ومصره هذا وقد دس لهم الشيطان حيلة لطيفة وبلغ منهم مكيدة بليغة فقال لهم هذا الذی فی ايديكم علم قصير وبضاعة مزجاة لا تفی بمبلغ الحاجة والكفاية فاستعينوا عليه بالكلام وصلوه بمقطعات منه واستظهروا باصول المتكلمين يتسع لكم مذهب الخوض ومجال النظر فصدق عليهم ابليس ظنه واطاعه كثير منهم واتبعوه الا فريقا من المؤمنين فيا للرجال والعقول اين يذهب بهم وانى يخدعهم الشيطان عن حظهم وموضع رشدهم والله المستعان انتهى كلام الخطابی رحمه الله

ترجمہ اور اونکا نام علم رکھا اور اپنے اوپر رسوم و نشان علم کے ٹھہرانے کے لیے اوسکو شعار [illegible] ٹھہرایا اور اپنے دشمنوں سے لڑنے میں وسکو ڈھال بنایا اور خوض و جدال کی [illegible] وسکو [illegible] کیا وس سے وہ با خود مناظرہ کرتے ہیں ایک دوسرے کو [illegible] [illegible] [illegible] ہونے کے وقت جو ان میں غالب ہوتا وسکو ہوشیار اور عزیز الوجود خیال کرتے اور [illegible] زمانہ میں فقیہ مشہور اور اوس شہر و ملک میں بزرگ ہوتا [illegible] حالت میں شیطان نے [illegible] ایک حکمت عملی [illegible] اور اونسے ایک بڑا فریب کیا [illegible] [illegible] [illegible] ایسا چھوٹا [illegible] [illegible] ایسی [illegible] [illegible] مدد [illegible] [illegible] [illegible] نہیں [illegible] تب علم کلام سے اونھوں نے مدد چاہی اور [illegible] ٹکڑوں سے [illegible] [illegible] [illegible] سے پشت پناہی چاہنے لگے تاکہ لوگوں کے لیے خوض کی بھی وسعت جدال [illegible] [illegible] [illegible] بس [illegible] سے ابلیس نے اپنے خیالات کو اونپر ٹھیک بیٹھا دیا اور بہت لوگوں نے اوسکی اطاعت اور پیروی کی مگر مسلمانوں کا ایک فرقہ [illegible] [illegible] افسوس یہ لوگ اپنی عقل لیے ہوئے کہاں چلے جاتے ہیں اور شیطان انکو [illegible] [illegible] [illegible] ارشاد کی [illegible] سے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور [illegible] تمام [illegible]

حكاية حال الناس قبل المائة الرابعة وبيان سبب الاختلاف
الاوائل والاواخر في الانتساب الى مذهب من
سبب الاختلاف بين العلماء في كونهم من اهل الاجتهاد
الاجتهاد في المذهب والفرق بين هاتين المنزلتين
في المائة الاولى والثانية غير مجمعين على التقليد
المكي في قوت القلوب ان الكتب والمجموعات محدثة
والفتيا بمذهب الواحد من الناس واتخاذ قوله
على مذهبه لم يكن الناس قديما على ذلك في
كان الناس على درجتين العلماء والعامة وكان من خبر
المسائل الاجماعية التي لا اختلاف بينهم
لا يقلدون الا صاحب الشرع وكانوا يتعلمون صفة
الصلوة والزكوة ونحو ذلك من

**ترجمہ** حکایت حال اون لوگونکا جو چوتھی صدی سے پہلے
اختلاف درمیان اوائل اور اواخر کے انتساب
مذہب ان مذاہب میں سے اور بیان سبب اختلاف
اہل اجتہاد مطلق اور اہل اجتہاد فی المذہب
سے جاننا چاہئے کہ پہلی اور دوسری صدی میں
تقلید خالص ابو طالب مکی نے قوت القلوب میں
لوگوں کا قول ... کسی ایک شخص ... مذہب ... 
میں مذکور ... حکایت کرنا اور اسکے مذہب پر
دو قسم کے ہوتے ایک علما اور ایک عوام ... 
درمیان مسلمانوں یا درمیان جمہور مجتہدین اختلاف نہیں
صفت وضو اور غسل اور احکام صلوٰۃ و زکوۃ وغیرہ کو اپنے باپ دادوں یا شہر کے معلموں سے سیکھتے

[illegible] وتعسّر [illegible] استفتوا فيها أي مفتي وجدوا من غير تعيين
مذهب قال ابن الهمام في آخر التحرير كانوا يستفتون مرة واحدا ومرة غيره غير
ملتزمين مفتيا واحدا [illegible] وأما العامة فكانوا على مرتبتين منهم من آمن في
[illegible] سنة و[illegible] حتى حصل له بالقوة القريبة من الفعل ملكة [illegible]
[illegible] في [illegible] وقته غالبا بحيث يكون جوابه أكثر [illegible]
[illegible] [illegible] استعداد يحصل تارة باستفراغ الجهد في جمع
[illegible] من الأحكام في أحاديث كثيرة من [illegible] آثار الصحابة والتابعين
[illegible] [illegible] عنه [illegible] عارفا باللغة من معرفته [illegible]
[illegible] معرفته [illegible] عند [illegible]
[illegible] أحمد بن محمد بن حنبل [illegible]
[illegible]
[illegible] كتاب [illegible] وہ لوگ [illegible]
[illegible]
[illegible]

احکام احادیث اور آثار صحابہ

[illegible]
[illegible] نہیں ہے

وتارة باحكام طرق التخريج وضبط الاصول المروية في كل باب باب عن
مشائخ الفقه من الضوابط والقواعد مع جملة صالحة من السنن والاثار
كحال الامامين القدوتين ابي يوسف ومحمد بن الحسن ومنهم من حصل له
من معرفة القرآن والسنة ما يتمكن به من معرفة رؤس الفقه وامهات مسائله
بادلتها التفصيلية وحصل له غالب الرأي ببعض تلك الادلة وتوقف
في بعضها واحتاج في ذلك الى مشاورة العلماء لانه لم تتكامل له الادوات كما
تتكامل للمجتهد المطلق فهو مجتهد في البعض غير مجتهد في البعض وقد تواتر
عن الصحابة والتابعين انهم كانوا اذا بلغهم الحديث يعملون به من غير
ان يلاحظوا شرطا وبعد المائتين ظهر فيهم التمذهب للمجتهدين باعيانهم و
قل ما كان لا يعتمد على مذهب مجتهد بعينه وكان هذا هو الواجب في ذلك الزمان

**ترجمہ** اور کبھی یہ استعداد حاصل ہوتی ہے طرق تخریج کے محکم کرنے سے اور ان
اصول وضوابط وقواعد کے ضبط کرنے سے جو ہر ہر باب میں مشائخ فقہ سے مروی
ہیں ساتھ جملہ صالحہ کے سنن اور آثار سے جیسے کہ دونوں امام وپیشوا ابی یوسف
ومحمد بن الحسن تھے اور انمیں سے بعض کو معرفت قرآن اور سنت میں اسقدر قوت
حاصل ہوتی کہ جسکے ذریعہ سے انکو رؤس فقہ اور انکے اصل مسائل سے انکی تفصیلی
دلیلوں کے ساتھ معرفت حاصل ہوگئی اور انکی دلیلوں سے دوسرے مسئلوں میں انکو
غالب رائے کا حاصل ہوگیا تھا اور بعض میں توقف عارض ہوا اسلئے وہ علماء سے
مشورت کرنے کے محتاج ہوئے کیونکہ انکے لئے تمام اسباب اجتہاد کے ایسے فراہم
نہوئے جیسے کہ مجتہد مطلق کیلئے کامل ہوتے ہیں اسلئے وہ بعض میں مجتہد اور بعض میں غیر
مجتہد ہے اور صحابہ اور تابعین سے بطور تواتر ثابت ہے کہ انکو جب کوئی حدیث پہنچتی
تو بدون لحاظ کسی شرط کے وہ اسپر عمل کرتے تھے اور دوسو برس کے بعد ان میں
مذہب معین اختیار کرنے کا دستور نکلا اور اوس وقت میں بہت تھوڑے لوگ
مجتہدین پر اعتماد نہ کرتے ہوں اور اس زمانہ میں کرنا یہی واجب تھا

وسبب ذلك ان المشتغل بالفقه لا يخلو من حديثين احدهما ان يكون
همه معرفة المسائل التي قد اجاب فيها المجتهدون من قبل من ادلتها
التفصيلية ونقدها وتنقيح ماخذها وترجيح بعضها على بعض وهذا امر جليل
لا يتم له الا بامام يتأسى به قد كفى مؤنة فرش المسائل وايراد الدلائل في كل
باب فيستعين في ذلك ثم يشتغل بالنقد والترجيح ولولا هذا الامام
لصعب عليه ولا معنى لارتكاب امر صعب مع امكان الامر السهل ولا بد لهذا المقتدي
ان يستحسن شيئا مما سبق اليه امامه ويستدرك عليه شيئا فان كان استدراكه
اقل من موافقته عد من اصحاب الوجوه في المذهب وان كان اكثر
لم يعد تفرده وجها في المذهب وكان مع ذلك منتسبا الى صاحب المذهب
في الجملة ممتازا عمن يتأسى بامام آخر في كثير من اصول مذهبه وفروعه

ترجمہ اور اسکا یہ سبب ہے کہ مشتغل بالفقہ دو حال سے خالی نہیں ایک یہ کہ اوسکی
غرض بہت ان مسائل کا پہچاننا ہے جن میں مجتہدین [illegible]
[illegible]
[illegible] ایسا جلیل [illegible]
[illegible] مسائل [illegible]
[illegible]
[illegible] مشکل [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] نسبت [illegible]
[illegible] کے بہت سے اصول مذہب و فروع میں ممتاز رہتا ہے

ويوجد مثل هذا بعض المحققين [illegible]
والباب مفتوح [illegible] من الكتاب والسنة [illegible]
على امامه ولكنه قليل [illegible]
مطلق منتسب [illegible] بان يكون [illegible]
مما لم يتكلم فيه المتقدمون [illegible]
باب باب اشد من [illegible]
يتعلق بامامه [illegible]
لا يطيقه ولا يتفرغ [illegible]
ويتصرف [illegible] وقد يوجد مثل هذا [illegible]
والآثار السلف ويقيس [illegible] قليل [illegible]
ترجمہ اور ایسے [illegible]
بھی دیا ہے کیونکہ [illegible]
کرتا ہے کتاب اور سنت اور [illegible]
نسبت کم ہے اور یہ مجتہد مطلق منتسب [illegible]
جنکو لوگوں نے [illegible]
اور مقتدی [illegible]
مسائل فقہیہ [illegible]
[illegible]

وهي الحالة الثالثة وهي ان يستفرغ جهده اولا في معرفة ادلة ما سبق اليه ثم
يستفرغ جهده ثانيا في تفريع ما اختاره وهو مستفسر فهي حالة بعيدة غير
متحققة لبعد العهد عن زمن الوحي واحتياج كل عالم في كثير مما لا بد له في علم
من محدثين من الدين يتكلم حديث على تشعب متونها وطرقها ومعرفة مراتب
الرجال ومراتب صحة الحديث وضعفه وجمع ما اختلف من الاحاديث والآثار
والتنبه لماخذ الفقه منها ومن معرفة غريب اللغة واصول الفقه ومن
رواية المسائل التي سبق التكلم فيها من المتقدمين مع كثرتها جدا و
تباينها واختلافها ومن توجيه فكاره في تمييز تلك الروايات وعرضها
على الادلة فاذا نفد عمره فكيف يوفي حق التفاريع بعد ذلك والنفس
الانسانية وان كانت زكية لها حد معلوم تعجز عما وراءها

ترجمہ: تیسری حالت یہ ہے کہ پہلے اپنی کوششوں کو معرفت ادلہ ماسبقہ
تک صرف کرے پھر اوسکے بعد تفریعات میں جس طور پر انکو اختیار کیا ہو یا سمجھ
سمجھا ہے ۔ اور یہ بات بعید ہے کیونکہ بہت دور ہونے اسوقت کے
زمانہ وحی سے اور باعث احتیاج ہر عالم کے اپنے بہت سے ضروری علموں میں
محدثین کی طرف مختلف المتون اور مختلف الطرق حدیثوں کی روایت میں اور
معرفت مراتب رجال اور مراتب صحت حدیث اور اوسکے ضعف میں اور احادیث
مختلفہ کے جمع کرنے میں اور ماخذ فقہ سے خبردار رہونے میں اور لغات
غریب اور اصول فقہ کے پہچاننے میں اور روایت کرنے سے اون مسائل کے
جنمیں متقدمین کلام کرچکے ہیں باوجود کثرت اور تباین اور اختلاف اونکے اور
اپنی فکر کو ان روایات کے تمیز کرنے میں اور دلالات پر اسکے پرکھنے
سے پس جب اپنی عمر کو اسمیں تمام کر ڈالیگا تو حق تفاریع کو اسکے بعد کیونکر
ادا کریگا ۔ اور نفس انسانی کتنا ہی پاک و مقدس ہو تو بھی اوسکے لیے ایک
حد معین ہے کہ اوسکے آگے وہ عاجز ہو جاتا ہے +

وانما كان هذا متيسرا بطراز الاول من المجتهدين حين كان العهد قريبا
والعلوم غير متشعبة على انه لم يتيسر ذلك ايضا الا لنفوس قليلة وهم مع ذلك
كانوا مقتدين بمشائخهم معتمدين عليهم ولكن لكثرة تصرفاتهم في العلم صاروا مستقلين
وبالجملة فالتمذهب للمجتهدين سر الهمه الله تعالى العلماء وجمعهم عليه من حيث يشعرون
او لا يشعرون ومن شواهد ما ذكرنا كلام الفقيه ابن زياد الشافعي اليمني في فتاواه
حيث سئل عن مسئلتين اجاب فيهما البلقيني بخلاف مذهب الشافعي فقال
في الجواب انك لا تعرف توجيه كلام البلقيني ما لم تعرف درجته في العلم فانه امام مجتهد
مطلق منتسب غير مستقل من اهل التخريج والترجيح واعني بالمطلق المنتسب من يرجح
ويخالف الراجح في مذهب الامام الذي ينتسب اليه وهذه حال كثير من جهابذة
الاكابر اصحاب الشافعي من المتقدمين و متاخرين وسيأتي ذكرهم وترتيب درجاتهم

ترجمہ اور پہلے طرز کے مجتہدین کے لیے جب زمانہ وحی کا قریب اور علوم بھی بہت شاخ
بشاخ نہ ہوئے تھے البتہ یہ آسان تھا مگر تو بھی یہ بہت تھوڑے لوگوں کو میسر ہوا اور یہ وہ بھی
اپنے مشائخ کے مقتدی اور اونپر اعتماد کرنے والے تھے لیکن علوم میں بہت تصرف
سے وہ خود مستقل ہوگئے الحاصل ان مجتہدین کا مذہب بمذہب ہونا ... کو اسکو
اختیار کرنا ایک بھید ہے جسکو اللہ تعالے نے اونپر الہام کیا اور اونکو اسپر مجتمع
کردیا چاہے وہ اسکو جانیں یا نجانیں اور اسکی خبر رکھیں یا نہ رکھیں اور جو ہمنے
ذکر کیا ہو اسکے شواہد سے کلام فقیہ ابن زیاد شافعی یمنی کا اونکے فتوے میں ہے
جبکہ وہ سوال کیے گئے اون دو مسئلوں سے کہ جسمیں بلقینی نے بخلاف مذہب
شافعی کے جواب دیا تھا اونہوں نے کہا کہ تو بلقینی کے توجیہ کلام کو نہیں جان سکتا جبتک علم
میں تو اونکے درجہ کو نہ جانے کیونکہ وہ امام مجتہد مطلق منتسب غیر مستقل اہل تخریج و ترجیح
سے ہیں اور منتسب مطلق سے میں اوسکو مراد لیتا ہوں جسکو ایسی ترجیح کا منصب ہو جو اپنے امام مذہب
کے راجح کے خلاف ہوسکتا ہو اور یہ حال بہت سے متقدمین و متاخرین اکابر علماء شافعی کا ہے
اور قریب ہی اونکا ذکر اور اونکے درجات کی ترتیب کا بیان آتا ہے

له پہچان ابن زیاد ۱۲ محمد حنا

[illegible] البلقيني [illegible]

[illegible] وكيف [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] من ذلك [illegible]

[illegible]

[illegible] الاجتهاد [illegible]

عن ذلك [illegible] الاجتهاد مع قدرتهم [illegible] والاسباب [illegible]

فلا يجوز لاحد ان يعترض فيهم وقد تقدم ان [illegible]

في [illegible] وكيف ساغ للمولوي نسبتهم [illegible] ونسبة التقليد الى موافقة [illegible]

ترجمہ اور ان لوگوں میں سے کہ جنکو شیخ نے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] وجوب اجتہاد [illegible]

وقد قال الجلال السيوطي في شرح التنبيه في باب الطلاق ما لفظه وما وقع من الائمة
من الاختلاف من تغير الاجتهاد فيصححون في كل موضع ما ادى اليه اجتهادهم في ذلك
الوقت وقد كان المصنف يعني صاحب التنبيه من الاجتهاد بمحل لا ينكر فقد صرح
غير واحد من الائمة بانه وابن الصباغ وامام الحرمين والغزالي بلغوا رتبة الاجتهاد
المطلق وما وقع في فتاوى ابن الصلاح من انهم بلغوا رتبة الاجتهاد في المذهب دون
المطلق فمراده انهم كانت لهم درجة الاجتهاد المنتسب دون المستقل فان المطلق
كما قرره هو في كتابه ادب الفتيا والنووي في شرح المهذب نوعان مستقل وقد
فقد من راس الاربعمائة فلم يمكن وجوده ومنتسب وهو باق الى ان ياتي اشراط
الساعة الكبرى ولا يجوز انقطاعه شرعا لانه فرض كفاية ومتى قصر اهل عصر
حتى تركوه آثموا كلهم وعصوا باسرهم كما صرح به الاصحاب
منهم الماوردي في الحاوي والروياني في البحر والبغوي في التهذيب وغيرهم

**ترجمہ** اور جلال الدین سیوطی نے شرح التنبیہ کے باب الطلاق میں جو فرمایا وہ یہ ہے کہ ائمہ میں
جو اختلاف واقع ہوا وہ تغیر اجتہاد سے ہے پس جو قائل ہوئیں اونکا اجتہاد اوس وقت پہونچا اوسکی وہ
تصحیح کرتے گئے اور مصنف یعنی صاحب تنبیہ اجتہاد کے ایسے محل میں تھے جسکا انکار نہیں کیا جاتا
اور بہت سوا ماسوائے اونکی تصریح کی ہے کہ وہ اور ابن الصباغ اور امام الحرمین اور غزالی اجتہاد مطلق
رتبہ کو پہونچ گئے تھے اور جو فتاوے ابن الصلاح میں واقع ہوا ہے کہ یہ لوگ رتبۂ اجتہاد فی المذہب کو
پہونچتے تھے نہ مطلق کو تو مراد اوسکی یہ ہے کہ اونکو درجہ اجتہاد منتسب حاصل تھا نہ مستقل کیونکہ مطلق
جیسا کہ خود اوسنے اپنی کتاب آداب الفتیا اور نووی نے شرح المہذب میں ثابت کیا ہے دو طرح پر ہے ایک
مستقل اور چونکہ چوتھی صدی سے مفقود ہو گیا ہے اسلیے اسکا وجود ممکن نہیں اور دوسرا منتسب
اور وہ قیامت کی بڑی نشانیوں کے آنے تک باقی رہیگا اور شرعاً اوسکا منقطع ہونا جائز نہیں
کیونکہ وہ فرض کفایہ ہے اور جب کسی زمانہ والے اوس سے یہانتک قاصر ہونگے کہ اوسکو بالکل ترک کر دینگے
تو سبکے سب گنہگار اور بالکل نافرمان ہوجاوینگے جیسا کہ ہمارے اصحاب نے اسکی تصریح کی ہے جن میں سے
ماوردی ہیں جنہوں نے حاوی میں اور رویانی نے بحر میں اور بغوی نے تہذیب میں اور انکے سوا اور لوگ

ولا يتأدى هذ الفرض بالاجتهاد المقيد كما صرح بها ابن الصلاح والنووي
في شرح المهذب والمسئلة مبسوطة في كتابنا المسمى بالرد على من اخلد الى الارض
وجهل ان الاجتهاد في كل عصر فرض ولا يخرج هؤلاء عن الاجتهاد المطلق
منتسب من كونهم شافعية كما صرح به النووي وابن الصلاح في الطبقات
وشعر ابن السبكي ولهذا صنفوا في كتب المذهب وافتوا وولوا وظائف
الشافعية كما ولي المصنف وابن الصباغ تدريس النظامية ببغداد وولي
امام الحرمين والغزالي تدريس النظامية بنيسابور وولي ابن عبد السلام
[illegible] والظاهرية بالقاهرة وولي ابن دقيق العيد الصلاحية المجاورة
لمشهد امامنا الشافعي رضي الله عنه والفاضلية والكاملية
وغيرها فمن بلغ رتبة الاجتهاد المستقل فانه يخرج بذلك عن كونه شافعيا انتهى قوله

ترجمہ: اور یہ فرض اجتہاد مقید سے ادا نہیں ہو سکتا جیسا کہ ابن الصلاح نے اسکی
تصریح کی ہے اور نووی نے شرح مہذب میں [illegible]
میں جس کا نام الرد علی من اخلد الی الارض وجہل ان الاجتہاد [illegible] تفصیل سے بیان کیا
ہے کہ اجتہاد ہر زمانہ میں فرض ہے اور یہ لوگ اجتہاد مطلق منتسب سے شافعی ہونے
سے خارج نہیں ہوسکتے جیسا کہ نووی اور ابن الصلاح نے طبقات میں اسکی
تصریح کی ہے اور ابن سبکی نے بھی اسکی تصریح کی ہے [illegible]
[illegible] تصنیف کیں اور فتوا دیا اور وظائف شافعیہ کے متولی ہوئے [illegible]
مصنف اور ابن صباغ بغداد کے مدرسہ نظامیہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ومتولی ہوا پس جو شخص کہ رتبہ اجتہاد مستقل [illegible]
[illegible] ہو جاوے گا انتہی قولہ

[illegible]

في دخوله في مذهب الشافعي

ترجمہ [illegible]

[illegible] كتاب الزكوة [illegible]

[illegible] امام شافعی [illegible]

[illegible] تو اس مخالفت [illegible]

[illegible] اگر امام شافعی کے مذہب میں داخل ہو [illegible]

[illegible] محمد بن [illegible] بخاري [illegible]

[illegible] طبقات [illegible]

[illegible]

ومن شواهد ما ذكرنا نص الامام [illegible] في كتاب الانوار حيث قال والمنتسبون
الى مذاهب الشافعي وابي حنيفة ومالك واحمد رضي الله عنهم اصناف [illegible]
وتقليدهم للشافعي متفرع على تقليد المذهب [illegible] لم يبلغوا رتبة
الاجتهاد والمجتهد لا يقلد مجتهدا وانما ينسبون اليه لجريهم على طريقه
في الاجتهاد واستعمال الادلة وترتيب بعضها على بعض [illegible] متوسطون وهم
الذين لم يبلغوا رتبة الاجتهاد [illegible] على اصول [illegible]
قياس ما لم يجدوه منصوصا على ما نص عليه [illegible] مقلدون [illegible]
من يأخذ بقولهم من العوام [illegible] لا [illegible]
مقلدون [illegible] كلام الانوار [illegible] يكون شيء [illegible]
في زمان وواجبا في زمان آخر [illegible]
الاقتداء بالمجتهد المستقل واجب [illegible] واجب [illegible]

ترجمہ اور جو شواہد ہمارے [illegible] ہیں [illegible]
کہ شافعی و ابو حنیفہ و مالک و احمد کے مذہب [illegible]
ایک وہ ہیں جو عوام ہیں اور ان کا امام شافعی کی تقلید [illegible] مذہب کی تقلید [illegible]
وہ لوگ ہیں جو اجتہاد کے رتبہ کو پہنچے ہوئے ہیں [illegible] مجتہد [illegible] کی تقلید
کرتا [illegible] ہیں [illegible] ان کی طرف [illegible]
ادلہ اور ان کی ترتیب [illegible] درمیانی لوگ [illegible]
کہ مرتبہ اجتہاد کو نہیں پہنچے [illegible] اپنے امام کے اصول [illegible] ہیں اور [illegible]
منصوص کے قیاس [illegible] اور یہ لوگ درحقیقت [illegible]
اور ایسے ہی جو لوگ عوام میں سے ان کے اقوال [illegible]
نہیں کیونکہ وہ مقلد ہیں [illegible] کلام کتاب انوار کا [illegible] گزشتہ [illegible]
[illegible] زمانہ میں واجب ہوگی [illegible]
کہ ایک مجتہد مستقل کی اقتدا [illegible] واجب ہوگی [illegible]

فثبت ان الواجب الاصلي هو ان يكون في الامة من يعرف الاحكام الشرعية
من ادلتها التفصيلية اجمع على ذلك اهل الحق ومقدمة الواجب واجبة فلو
كان للواجب طرق متعددة وجب تحصيل طريق من تلك الطرق من غير
تعيين واذا تعين له طريق واحد وجب ذلك الطريق بخصوصه كما اذا كان رجل
في مخمصة شديدة يخاف منها الهلاك وكان لدفع مخمصته طرق من
شراء الطعام والتقاط الفواكه من الصحراء واصطياد ما يتقوت به وجب تحصيل
شيء من هذه الطرق لا على التعيين فاذا وقع في مكان ليس هناك
صيد ولا فواكه وجب عليه بذل المال في شراء الطعام وكذلك كان
للسلف طرق في تحصيل هذا الواجب كان الواجب تحصيل طريق من تلك الطرق لا على
التعيين ثم انسدت تلك الطرق الا طريق واحد فوجب ذلك الطريق بخصوصه

ترجمہ تو ثابت ہوا میں یہ کہتا ہوں کہ واجب اصلی تو یہی ہے کہ امت میں ایسا
شخص ہو جو احکام شرعیہ کو اونکے ادلہ تفصیلیہ سے جانتا ہو سب تمامی اہل حق کا اجماع
ہے اور مقدمہ واجب کا واجب ہوتا ہے پس اگر واجب کی وجوب کے طرق متعددہ
ہوں تو تحصیل کسی ایک طریقہ کا ان طریقوں میں سے بغیر تعیین کے واجب ہوگا
جب واسطے کوئی ایک طریقہ متعین ہو جاوے تو وہی طریقہ بخصوصہ واجب ہوگا
مثلاً جب کوئی ایسے مخمصہ شدیدہ میں مبتلا ہو جاوے کہ جس سے اپنی ہلاکت کا خوف
ہوتا ہو اور دفع مخمصہ کے بہت سے طریقے ہیں مثلاً کھانا مول لینے اور صحرا سے میوہ
چن لینے اور بمقدار اپنی قوت کے شکار کر لینے وغیرہ سے تو کسی ایک کا ان طریقوں میں
سے بلا تعیین حاصل کرنا واجب ہے پس اگر کوئی شخص ایسے مکان میں پہنچا
جہاں نہ کوئی شکار ہو اور نہ کوئی میوہ تو اوسپر کھانا مول لینے کے لیے مال کا خرچ
کرنا واجب ہوگا ایسے ہی سلف کے لیے اس واجب کے حاصل کرنے میں بہت طریقے
ہیں ان طریقوں میں سے بغیر تعیین کے ایک ہی طریقہ حاصل کرنا واجب تھا پھر وہ سب
طریقے مسدود ہو گئے مگر ایک ہی طریقہ باقی رہ گیا پس اب بخصوصہ [illegible]

ويكون مجتهدا مطلقا من جمع خمسة من العلوم قال النووي في المنهاج
وشرط القاضي مسلم مكلف حر ذكر عدل سميع بصير ناطق كاف مجتهد
وهو ان يعرف من القرآن والسنة ما يتعلق بالاحكام وخاصه وعامه ومجمله
ومبينه وناسخه ومنسوخه ومتواتر السنة وغيره والمتصل والمرسل وحال
الرواة قوة وضعفا ولسان العرب لغة ونحوا واقوال العلماء من الصحابة و
من بعدهم اجماعا واختلافا والقياس بانواعه ثم اعلم ان هذا المجتهد قد
يكون مستقلا وقد يكون منتسبا الى المستقل والمستقل من امتاز عن
سائر المجتهدين بثلاث خصال كما ترى ذلك في الشافعي ظاهرا احديها
ان يتصرف في الاصول والقواعد التي يستنبط منها الفقه كما ذكر ذلك
في اوائل الام حيث عد جملة الاوائل في استنباطهم واستدرك عليهم

ترجمہ: اور بیان یہ ہے کہ مجتہد مطلق وہ ہے جسمیں پانچ طرح کا علم مجتمع ہووے چنانچہ نووی
نے منہاج میں کہا ہے اور شرط قاضی کے مسلم مکلف حر ذکر عدل سمیع بصیر
ناطق کافی مجتہد ہونا ہے اور مجتہد وہ ہے کہ جو قرآن اور سنت میں سے ان امور کو جو احکام
سے متعلق ہیں جانتا ہو اور انکے خاص اور عام اور مجمل اور مبین اور ناسخ و منسوخ
اور سنت متواتر و غیر متواترہ اور متصل و مرسل کو جانتا ہو اور راویوں کے حال
کو رو سے قوت و ضعف کے اور زبان عرب کو از روے لغت و نحو کے اور اقوال
علماء صحابہ و تابعین و تبع تابعین میں سے از روے اجماع و اختلاف کے اور قیاس
کو مع انواع کے جانتا ہو پھر جاننا چاہئے کہ یہ مجتہد کبھی مستقل ہوتا ہے
اور کبھی مستقل کیطرف منتسب ہوتا ہے اور مستقل وہ ہے کہ تمام مجتہدین سے تین
خصلتوں میں ممتاز ہو جیسے کہ امام شافعی میں یہ باتیں نمایاں دیکھتے ہو ایک
یہ کہ اصول و ان قواعد میں تصرف کرے جن سے فقہ مستنبط ہو جیسا کہ ان
سب کو امام شافعی رحمہ اللہ نے اوائل ام میں ذکر کیا ہے جہاں ان میں متقدمین
کے اوائل کو استنباط میں شمار کر کے استدراک کیا ہے ؛

[illegible]

… شیخ … [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

صلی اللہ علیہ وسلم … [illegible]

و حدیث … [illegible]

ترجمہ اور جب یا اخبار کی ہکو … شیخ … [illegible]

کمین شیخ حسن بن العجمی اور شیخ احمد نخلی سے … [illegible]

اونہوں نے ابراہیم بن ابراہیم … اور عبد الرؤف … [illegible]

… ابی الفضل … [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کہا حدیث بیان … [illegible]

[illegible]

قرآن و سنت … [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وذلك انه عرف الاحاديث فصححها اسنادا وارسالا ولم يلتبس المنقطع بشيء
ما عدا منقطع ابن المسيب ولا يقاس اصل على اصل ولا يقال
للاصل لم وكيف وانما يقال للفرع لم فاذا صح قياسه على الاصل
صح فقامت به الحجة انتهى وثانيها ان يجمع الاحاديث والآثار فيحصل
احكامها ويتنبه لمآخذ الفقه منها ويجمع مختلفها ويرجح بعضها على
بعض ويعين بعض محتملاتها وذلك قريب من ثلثي علم الشافعي وثالثها
ان يخرج التفاريع التي ترد عليه مما لم يسبق بالجواب
فيه من القرون المشهود لها بالخير وبالجملة فيكون كثير التصرف
فهذه خصال ثلث على قرنه سابقا في حلبته رهانه مبرزا في ميدانه

ف اور جب شخص حدیث کا بچہ جو تو وہ نہیں ہے جسکی سند صحیح ہووی
اور کوئی منقطع سوائے منقطع ابن مسیب کے کچھ نہیں اور کوئی اصل
کسی اصل پر قیاس کیا جاسکے اور یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ اصل کیوں ہوا اور
کیونکر ہے فرع سے البتہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ کیوں ہے اور جب
قیاس اوسکا اصل پر صحیح ہوا تو اوسکے ساتھ حجت قائم ہوسکتی ہے انتہی اور
دوسری خصلت یہ ہے کہ احادیث و آثار کو جمع کرکے اوسکے احکام کو حاصل کرے
اور اوس سے مآخذ فقہ پر خبردار ہوجاوے اور اوسکے مختلف کو جمع کرے اور
اور بعض کو بعض پر ترجیح دے اور بعض محتمل کو معین کرے اور یہ قریب دو
تہائی علم شافعی رحمہ اللہ علیہ کے ہے جو تو دیکھتا ہے اور تیسری خصلت
یہ ہے کہ تفریعیں اس پر ایسی وارد ہوتی جاتی ہیں جنکا جواب قرون
مشہود لہا بالخیر میں نہیں ہوا ہے اون سبکی بھی تفریع کرنا چاہیے
اور بالجملہ دونوں صفتوں میں کثیر التصرف ہو اور اپنے اقران میں
فائق اور اس گھوڑدوڑ میں سابق اور اس میدان میں آگے
نکلنے والا ہووے

دوسری خصلت

تیسری خصلت

وخصلة رابعة تشوها وهي ان ينزل له القبول من السماء فيقع [illegible]
جماعات من العلماء من المفسرين والمحدثين والاصوليين وحفظة كتب
الفقه ويمضي على ذلك القبول والاقبال قرون متعددة حتى يدخل ذلك
في صميم القلوب والمجتهد المطلق المنتسب هو مصداق مسلم [illegible]
البخاري نظراءه في خصلة الثانية والمجتهد في المذهب هو [illegible]
وجرى مجراه في التفريع على منهاج تقريره [illegible]
فنقول كل من تطبب في هذه الازمنة متاخرة ما ان يكون [illegible]
يونان او باطباء الهند فهم بمنزلة المجتهد المستقل ثم [illegible]
قد عرف خواص الادوية و نوع الامراض وكيفية ترتيب [illegible]
بعقله بان تنبير لذلك من تنبيهم حتى صار على يقين [illegible]
واقتدر على ان يفعل كما فعلوا ويعرف خواص [illegible]

فضیلت چوتھی

ترجمہ اور انکے چوتھی خصلت یہ ہے کہ اوسکی قبولیت [illegible]
علماء کی طرف علماء مفسرین اور محدثین اور اصولیین [illegible]
ہو جاوے اور [illegible] زمانہ سے [illegible] جاری [illegible]
دلوں میں گھس جاویں مجتہد مطلق منتسب وہ [illegible]
تمام تھا اور مجتہد فی مذہب وہ [illegible] صفت [illegible]
اور قائم مقام ہووے [illegible] اور [illegible] ہووے [illegible]
بیان کرتے ہیں [illegible]
[illegible] ہیں [illegible] مستقل [illegible]
خواص [illegible] اور نوع مرض وکیفیت ترتیب [illegible]
[illegible] ہو گیا [illegible]
کے اوسکو ایسا مرتبہ یقین کا حاصل ہو گیا کہ جو کچھ وہ [illegible] کرتے تھے ویسا ہی اوسکے کرنے
پر قادر ہو گیا [illegible]

وبيان أسباب الأمراض وعلاماتها ومعالجاتها مما لم يصل إليه الأقدمون وزاحم الأوائل في بعض ما تكلموا فيه فكل ذلك منه فهو بمنزلة مجتهد مطلق منتسب وإن سلم ذلك منهم من غير تعيين كامل وكان أكثر همته توليد الأشربة والمعاجين من تلك القواعد الممهدة كأكثر متطببة هذه الأزمنة المتأخرة فهو بمنزلة مجتهد في المذهب وكذلك كل من نظم الشعر في هذه الأزمنة فإنهم يقتدون في ذلك بأشعار العرب ويختارون أوزانهم وقوافيهم وأساليب قصائدهم وبأشعار العجم فهم بمنزلة مجتهد مستقل ثم إن كان هذا الشاعر مخترعا لأنواع من الغزل والتشبيب والمدح والهجو والوعظ وأتى بالعجب العجاب في الاستعارات والتشبيهات ونحوها مما لم يسبق إلى مثله بل تنبه لذلك من بعض صنائعهم فأخذ استعارة بعيدة وقاس الشيء بالشيء وقدر على أن يخترع نحو ما تكلم فيه من قبله

ترجمة در بيان اسباب امراض اور اونكى علامات اور معالجات وہ بہی بیان ہے جسکی اسکے پہلوں نے کچہہ خبر نہیں کی تہی اور اگلوں نے ان بعض گفتگو میں زحمت کی ہو ایسا اون لوگوں سے بہت ہی کم ہوا ہے پس وہ بمنزلہ مجتہد مطلق منتسب کے ہے اور اگر یہ اون لوگوں سے بدون تعیین کامل کے مسلم ہوا اور اکثر ہمت اوسکی بنانے میں اشربہ اور معاجین کے ونہیں قواعد ممہدہ سے ہے جیسا اکثر اس زمانہ کے طبیب ہیں تو وہ بمنزلہ مجتہد فی المذہب کے ہے اور ایسا ہی جو لوگ اس زمانہ میں شعر کہتے ہیں وہ اسمیں اشعار عرب کے اقتدا کرتے ہیں اور اونکے اوزان اور قوافی اور اسالیب قصاید کو اختیار کرتے ہیں یا اشعار عجم کی پیروی کرتے ہیں پس وہ لوگ اسمیں بمنزلہ مجتہد مستقل کے ہیں پہر اگر یہ شاعر اختراع کرنیوالا ہے انواع غزل اور تشبیب اور مدح اور ہجو اور وعظ کو اور استعارات اور تشبیہات وغیرہ میں ایسے عجیب الفاظ ایجاد کرتا ہے جسکی نظیر پہلوں میں نہیں پائی جاتی بلکہ اونکے بعض صنائع سے اوٹہا لیا ہے اور بعید کو بعید سے ملا لیا ہے اور ایک شے کو دوسرے پر قیاس کرکے ایسے بحر کی اختراع کرنے پر قادر ہوگیا ہے جسمیں پہلے شعرا نے کلام کیا

او اسلوباً جدیداً کنظم المثنوی والرباعیۃ ورباعیۃ الردیف علی کثرۃ التزام تعیدہ
فی کل بیت بعد القافیۃ یفعل کل ذلک فی الشعر العربی فھو بمنزلۃ المجتہد
المطلق وان لم یکن مخترعاً وانما یتبع طرقہم فقط فھو بمنزلۃ المجتہد فی المذہب
وھکذا الحال فی علم التفسیر والتصوف وغیرھما من العلوم فان قلت ما
السبب فی ان الاوائل لم یتکلموا فی اصول الفقہ کثیر کلام فلما نشأ الشافعی
رحمہ اللہ تعالیٰ تکلم فیہ کلاماً شافیاً وافاد واجاد قلت سببہ ان کلاً منہم
کان یجمع عند کل واحد منہم احادیث بلدہ وآثارہ ولا یجمع احادیث
البلاد فاذا تعارضت علیہ الادلۃ فی احادیث بلدہ حکم فی ذلک
التعارض بنوع من الفراسۃ بحسب ما تیسر لہ ثم اجتمع فی عصر الشافعی
احادیث البلاد جمیعہا فوقع التعارض فی احادیث البلاد ومختارات فقہائہا
ترجمہ یا ایک ایسے اسلوب جدید کی اختراع کرنے پر قادر ہوا کہ جسکو کسی نے
نہ بنایا جیسے نظم مثنوی اور رباعی اور رباعیۃ الردیف کہ التزام ہر بیت مین بعد قافیہ کے اوسکا
اعادہ کرتا جاوے اور ایسا ہی شعر عربی مین کرے پس وہ بمنزلہ مجتہد مطلق کے ہے اور اگر
نئے اسلوب وغیرہ کا اختراع کرنے والا نہین ہے اور فقط اونکے طرق ہی کی پیروی کرتا ہے
تو وہ بمنزلہ مجتہد فی المذہب کے ہے اور یہی حال علم تفسیر و تصوف وغیرہ دیگر
علوم کا ہے پس اگر تم کہو کیا سبب ہے کہ اوائل نے اصول فقہ مین بہت کلام نہین کیا
اور جب امام شافعی رحمہ اللہ تعالےٰ پیدا ہوئے تو اونہوں نے اسمین کلام شافی و
مفید اور جید کیا تو کہتا ہون مین کہ پہلے لوگون مین سے ہر شخص کے پاس
اسکے شہر کی حدیثین اور آثار مجتمع تھے اور تمامی شہرون کی حدیثین اکٹھا ہوئی
نہین پس جب اونکے شہر کی حدیثون مین دلیلین متعارض ہوتین تو وہ اس
تعارض مین اپنی ایک طرح کی فراست سے جو اونکے لیے خدا کی طرف سے میسر تھی
حکم کرتے تھے پھر امام شافعی رح کے زمانے مین تمام شہرون کی حدیثین جمع
ہوگئین تو تمامی شہر کی حدیثون اور مختارات فقہاء مین دوبارہ تعارض واقع ہوا

مرۃ فیما بین احادیث بلد واحادیث بلد آخر ومرۃ فی احادیث بلد واحد فیما بینها واقتصر کل رجل بشیخه فیما رائ من الفراسۃ فاتسع الخرق وکثر الشغب وهجم علی الناس من کل جانب من الاختلاف مالم یکن بحساب فبقوا متحیرین مدهوشین لا یستطیعون سبیلا حتی جاءهم تائید من ربهم فالهم الشافعی قواعد جمع بها بین المختلفات وفتح من بعده بابا ای باب فی القرن مجتهد مطلق منتسب فی مذهب الامام ابی حنیفۃ بعد المائۃ الثالثۃ وذلک لانه لا یکون الا محدثا جهبذا واشتغالهم بعلم الحدیث قلیل قدیما وحدیثا وانما کان فیهم المجتهدون فی المذهب وهذا الاجتهاد اراد من قال فی شروط المجتهد حفظ المبسوط وفی المجتهد المنتسب فی مذهب الشافعی کثیر منهم بهذه المنزلۃ ولا یعد تفرده وجها فی المذهب کابی عمر المعروف بابن عبد البر والقاضی ابی بکر بن العربی

ترجمہ ایک مرتبہ دو شہر کی حدیثوں میں اور ایک مرتبہ ایک ہی شہر کی حدیثوں میں اور ہر شخص نے اپنی ہی فراست سے جو مناسب جانا وہی سے اپنے اپنے شیخ کی پیروی کی پس رخنہ کشادہ ہوتا گیا اور بہت سی شاخیں ہوگئیں اور ہر طرف سے لوگوں نے اختلاف میں بیحساب ہجوم کیا اور لوگ حیران و مدہوش ہوگئے اور کسی طرف راہ نہ پا سکے یہاں تک کہ خدا کی طرف سے ان کی تائید کی اور امام شافعی کو ان قواعد کے ساتھ الہام کیا گیا جن سے انہوں نے ان کے درمیان مختلفات کے جمع کیا اور اپنے پیچھوں کے لئے دروازہ وسیع طرح کا دروازہ کھولدیا۔ اور مجتہد مطلق منتسب مذہب میں تیسری صدی کے بعد معدوم ہوگئی اور اصل یہ وجہ ہے کہ مجتہد مطلق منتسب کیلئے ضرور ہے کہ وہ بہت بڑا محدث ہو مگر حنفیوں کا شغل بحدیث سے ہمیشہ قدیم یا جدید میں کم رہا ہاں ان میں مجتہد فی المذہب ہوا کئے اور یہی مجتہد مراد لیا ہے جس نے کہا ہے کہ مجتہد کی شروط میں مبسوط کا حفظ کر لینا ہے اور مذہب شافعی کے مجتہد منتسب بہت ہوئے اور ایسے جو لوگ اس مرتبہ کو پہنچے ان کے تفردات کو مذہب میں قول نہیں سمجھتے ہیں جیسے کہ ابی عمر المعروف بابن عبد البر اور قاضی ابی بکر ابن العربی

وأما مذهب أحمد فكان قليلا فيما سبق وحديثا [illegible]
طبقة ولم يزل في مائة سنة [illegible]
قليلون عدداً و[illegible] مذهب [illegible]
أبي يوسف ومحمد من مذهب أبي حنيفة لأن مذهبهما [illegible]
الشافعي [illegible] دون مذهبيهما [illegible] مذهب أبي حنيفة [illegible]
مذهباً واحداً [illegible]
[illegible] على من تأمل [illegible] مذهب الشافعي [illegible]
مطلق ومجتهداً في المذهب وأكثر مذهب أصوليين [illegible]
وشارح الحديث [illegible]
الامام وأشرها [illegible]
والوجوه على بعض وكل ذلك لا يخفى على من مارس مذهب [illegible]

**ترجمہ** [illegible] امام احمد کا مذہب [illegible]
[illegible] مذہب [illegible]
[illegible] مذہب [illegible]
مذہب شافعی [illegible] مذہب ابی یوسف [illegible] مذہب ابی حنیفہ [illegible]
مذہب [illegible]
کے مذہب [illegible] اور [illegible]
[illegible] مذہب [illegible]
[illegible] مذہب [illegible]
[illegible] مذہب [illegible]
[illegible] اور [illegible] اقوال [illegible]
[illegible]
[illegible] مذہب [illegible]

وكان ... مجتهدين ... مطلق منتسب فمنهم من يقلده في جميع
تخريجه ... ابن سريج أسس قواعد التقليد والتخريج ثم جاء أصحابه
يمشون في سبيله ويحتذون على منواله ولذلك يعد من مجددين على رأس
المائتين والله أعلم ولا يخفى عليك أن مادة مذهب الشافعي من الأحاديث
والآثار مدونة مشهورة مخدومة ما لم يتفق مثل ذلك في مذهب غيره فمن مادة
مذهبه كتاب الموطأ وذلك وهو وإن كان متقدما على الشافعي فإن الشافعي بنى عليه
مذهبه وصحيح البخاري وصحيح مسلم وكتب أبي داود والترمذي وابن ماجه والدارمي
ثم مسند الشافعي وسنن النسائي وسنن الدارقطني وسنن البيهقي وشرح السنة
للبغوي أما البخاري فإنه وإن كان منتسبا إلى الشافعي موافقا له في كثير من الفقه
فقد خالفه أيضا في كثير ولذلك لا يعد ما تفرد به من مذهب الشافعي

ترجمہ اور امام شافعی کے وقت میں صاحب اجتہاد مطلق کے مجتہد تھے نہیں کوئی ایسا
نہ تھا ... مجتہدات میں ... تقلید کرتا ہو تک ابن سریج ... ہوا اوس نے
تقلید اور تخریج کے قواعد کی بنیاد ڈالی پھر اونکے صاحب آئے وہ اوسی راہ میں چلنے
اور اوسی کا دبار پڑنے لگے اسلیے وہ دوسری صدی کے مجددوں میں شمار کیے گئے واللہ
اعلم اور یہ بھی پوشیدہ نہیں کہ شافعی رحمۃ اللہ کے مذہب کا مادہ احادیث اور آثار
مدونہ مشہورہ مخدومہ ہے اور ایسا اتفاق انکے غیر کے مذہب میں نہوا
پس مادہ مذہب امام شافعی سے کتاب موطا ہے اور چونکہ وہ امام شافعی سے مقدم
ہے اسیلیے امام شافعی نے اپنے مذہب کی بنا اوسپر رکھی اور صحیح بخاری اور
صحیح مسلم اور کتاب ابی داود اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی پھر مسند شافعی
اور سنن نسائی اور سنن دارقطنی اور سنن بیہقی اور شرح السنہ بغوی بھی
وغیرہ مادہ مذہب سے ہے لیکن بخاری پس اگرچہ وہ امام شافعی کیطرف
منتسب اور فقہ میں اونکے بہت موافق ہیں تو بھی بہت باتوں میں اونکی مخالفت
کرتے ہیں تو وہ باتیں جن میں وہ منفرد ہیں وہ امام شافعی کے مذہب نہیں شمار کیا جاتا

[illegible] ومحمد بن اسحق [illegible]

[illegible] والدارمي [illegible] [illegible] ومسلم وابن عباس [illegible]

[illegible] وهذا [illegible] منتسبون الى مذهب الشافعي [illegible]

[illegible] مذهب الشافعي [illegible] يكون [illegible]

الاجتهاد المطلق [illegible] [illegible] الاصحاب [illegible]

واصحابه [illegible] على [illegible] الشافعي [illegible] **باب**

حكاية ما حدث في الناس بعد المائة الرابعة [illegible] بعد عهده [illegible]

ناس آخرون ذهبوا يمينا وشمالا وحدث فيهم امور منها [illegible]

الاختلاف في علم الفقه وتفصيله على ما ذكره [illegible]

عهد الخلفاء الراشدين المهديين انصب [illegible]

لا يتولونها بغير استحقاق ولا يستقلون بحكم [illegible]

**ترجمہ** اور لیکن [illegible]

[illegible]

[illegible] شافعی [illegible]

اور [illegible]

[illegible] شافعی [illegible] مذہب [illegible]

[illegible]

[illegible]

باب حکایت اون امور کے جو [illegible] چوتھی صدی کے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] خلفاء راشدین مہدیین [illegible]

[illegible] کا مستحق اور [illegible] کے ساتھ استقلال [illegible]

الى ضرورة الاستعانة بالفقهاء والى استصحابهم في جميع احوالهم وقد كان بقي من العلماء من هو مستمر على الطراز الاول وملازم صفو الدين فكانوا اذا طلبوا هربوا واعرضوا فرأى اهل تلك الاعصار عز العلماء واقبال الائمة عليهم مع اعراضهم فاشرأبوا بطلب العلم توصلا الى نيل العز ودرك الجاه فاصبح الفقهاء بعد ان كانوا مطلوبين طالبين وبعد ان كانوا اعزة بالاعراض عن السلاطين اذلة بالاقبال عليهم الا من وفقه الله تعالى وقد كان من قبلهم قد صنف ناس في علم الكلام وكثروا القال والقيل والايراد والجواب وتمهيد طريق الجدل ثم ظهر بعد ذلك منهم موقع من قال ان كان من الصدور والملوك من مالت نفسه الى المناظرة في الفقه وبيان الاولى من مذهب الشافعي وابي حنيفة فترك الناس الكلام وفنون العلم واقبلوا على المسائل الخلافية بين الشافعي وابي حنيفة رحمهما الله على الخصوص وتساهلوا في الخلاف مع مالك وسفيان واحمد بن حنبل وغيرهم

ترجمہ ہیں وہ اوس فقہاء سے مدد لینے اور اونکو ہر حال میں ساتھ رکھنے میں لاچار ہوے اور ہنوز تب بھی بعض ایسے علما بھی باقی رہ گئے تھے جو طرز اول پر برابر چلے جاتے تھے اور دین سے صاف ستھرے تھے وہ لوگ جب طلب کیے گئے تو بھاگے اور اعراض کیا پس اوس زمانے کے لوگوں نے علما کی عزت اور بادشاہوں کی اون پر توجہ دیکھ کر علم کو عزت اور جاہ کا سبب جانکر اوسکو ڈھونڈھنے لگے پس فقہا بعد اسکے کہ مطلوب تھے طالب ہوگئے اور بعد اسکے کہ سلاطین سے اعراض کرنے کے سبب عزیز تھے اونکی طرف متوجہ ہونے سے ذلیل ہوگئے مگر جنکو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی بچ گئے اور انکے پہلے چند لوگوں نے علم کلام میں کتابیں تصنیف کی تھیں اور اوسمیں بہت قال و قیل اور ایراد و جواب اور طرق جدال کی تمہید کی تھی اور کم تھا اوسکے بعد ظاہر ہوا کہ اوس وقت میں صدور اور ملوک میں سے کوئی ایسا تھا جسکا نفس فقہ میں مناظرہ اور مذہب شافعی و ابو حنیفہ کی اولویت کے بیان کی طرف مائل ہوا پس لوگوں نے کلام اور فنون علم کو چھوڑ دیا اور علی الخصوص اون مسائل خلافیہ میں جو درمیان شافعی اور ابو حنیفہ کے ہیں متوجہ ہوگئے اور مالک اور سفیان اور احمد بن حنبل وغیرہم میں جو خلاف ہیں اسکی کچھ پروا نہ

وسخف فی جواب ما یرد علیہ من صنائع الاوائل مستدلین فی استنباطہم
[illegible] یجعل [illegible] وغیرہ [illegible] فیہا و جواب ما یرد علیہ [illegible]
[illegible] لا [illegible] وخرجوہ من صنیعہ [illegible] فی قولہ تعالی
[illegible] وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجزی صلوۃ رجل حتی یقیم ظہرہ
فی [illegible] وغیرہ [illegible] فلم یجعلوا حدیث
[illegible] یورد علیہم صنیعہم فی قولہ تعالی [illegible] وسمیہ صلی اللہ
علیہ وسلم [illegible] حیث جعلوہ بیانا وقولہ [illegible] فاجلدوا
الآیۃ وقولہ تعالی السارق والسارقۃ فاقطعوا الآیۃ وقولہ تعالی حتی تنکح زوجا
غیرہ [illegible] من بیان [illegible] تکلفوا بجواب کما ہو مذکور فی کتبہم [illegible]
[illegible] وخرجوہ من صنیعہ [illegible] فی قولہ تعالی فاقرؤا ما تیسر
من [illegible] وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صلوۃ [illegible] حیث جعلوا [illegible]
[illegible] کے باب میں [illegible]
[illegible] بیان [illegible] زیادتی [illegible] نہ کرنی اور اسکے قرائت سے
جواب [illegible] کے [illegible] اس عمل [illegible] میں [illegible] اور اسکو [illegible]
[illegible] اسکو ان لوگوں نے [illegible] کا [illegible] قولہ تعالی [illegible]
[illegible] کے قول لا تجزی صلوۃ رجل [illegible] میں [illegible]
[illegible] حدیث کا بیان [illegible] وارد ہوا [illegible] سے جواب
[illegible] قول میں [illegible] اور [illegible] کے [illegible] ثابت [illegible] نے
[illegible] کا بیان [illegible] اور قول اللہ تعالی کا [illegible] السارق والسارقۃ
فاقطعوا الآیۃ [illegible] وارد [illegible] سے بیان [illegible] کے [illegible]
[illegible] کیا جیسا [illegible] اپنی کتابوں میں [illegible] اور [illegible]
[illegible] داخل [illegible] جو اللہ [illegible] فاقرؤا ما تیسر من [illegible]
[illegible] کے قول لا صلوۃ [illegible] بفاتحۃ الکتاب [illegible]

وفي قوله صلى الله عليه وسلم فيما سقت العيون العشر الحديث وقوله صلى الله عليه
وسلم ليس فيما دون خمسة أوسق صدقة حيث لم يخصصوه [illegible]
عليهم قوله تعالى [illegible] وهو [illegible] النبي صلى الله
عليه وسلم فتكلفوا في الجواب ولكن [illegible] لا عبرة بفهمهم [illegible]
ومخرجه من صنيعهم في قوله تعالى فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ [illegible] لا إثم [illegible]
مخصص بقوله صلى الله عليه وآله وسلم في كل سائمة الزكاة [illegible]
الجواب [illegible] يجب عمل بحديث غير فقيه [illegible]
ومخرجه من صنيعهم في ترك حديث المصراة ثم [illegible]
حديث القهقهة وحديث عدم فساد الصوم بالأكل
ناسيا فتكلفوا في الجواب ومثل ما ذكر كثير لا يخفى على متتبع

ترجمہ۔ اور قول میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیما سقت العیون [illegible]
نبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کی حدیث پر عمل کرنا واجب نہیں [illegible]
[illegible]
[illegible]

ومن لم يتبع لتكفيه الاطالة فضلا من الاشارة ويكفيك دليلا على
هذا قول المحققين في مسئلة لا يجب العمل بحديث من اشتهر بالضبط
والعدالة دون الفقه اذا انسد باب الرأى كحديث المصراة ان هذا لمذهب
عيسى بن ابان واختاره كثير من المتأخرين وذهب الكرخى وتبعه كثير من العلماء
الى عدم اشتراط فقه الراوى لتقدم الخبر على القياس وقالوا لم ينقل هذا القول عن
اصحابنا بل المنقول عنهم ان خبر الواحد مقدم على القياس الا ترى انهم عملوا بخبر
ابى هريرة فى الصائم اذا اكل او شرب ناسيا وان كان مخالفا للقياس حتى قال ابو حنيفة لولا الرواية لقلت
بالقياس ورسخ لديك اختلافهم فى كثير من التخريجات اخذا من صنيعهم وردّ بعضهم على بعض
وتجد بعضهم يزعم ان جميع ما يجده فى هذه الشروح الطويلة وكتب الفتاوى الضخمة فهو
قول ابى حنيفة وصاحبيه ولا يفرق بين القول المخرج وبين ما هو قول فى الحقيقة
رحمه

ترجمہ: اور جس نے تتبع نہیں کیا تو اسکے لیے طول بیان ہی کافی نہیں ہے چہ جائیکہ اشارہ کرنا
اور تیرے لیے دلیل ہے محققین کا یہ قول اس مسئلہ میں کافی ہے کہ واجب نہیں عمل اوس شخص
کی حدیث پر جو ضبط اور عدالت کیساتھ مشہور ہو سوا فقیہ کہ جب دروازہ رای کا بند ہو جیسا
حدیث مصرات کی یہ مذہب عیسی بن ابان کا ہے اور اسکو بہت سے متاخرین نے اختیار کیا ہے اور
کرخی بھی اسطرف گئے ہیں اور بہت سے علما نے انکی پیروی کی ہے عدم اشتراط فقہ راوی کے
واسطے مقدم ہونے خبر کے اوپر قیاس کے اور کہا انہوں نے کہ نہیں نقل کیا گیا یہ قول ہمارے
اصحاب سے بلکہ منقول ہے کہ خبر واحد مقدم ہے قیاس پر کیا تم نہیں دیکھتے کہ انہوں نے [illegible]
[illegible] ہیں جبکہ بھولے سے کھا لیا یا پی لیا [illegible]
[illegible] قیاس سے کہتا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ابو حنیفہ اور دونوں صاحبوں سے [illegible]
[illegible] قول [illegible] حقیقت میں [illegible]

ولا يحصى [illegible]

[illegible]

ولا يستحق [illegible] من عشيرة [illegible]

[illegible] البعض [illegible]

[illegible] مذهب [illegible]

[illegible] مذهب على هذه [illegible]

[illegible]

[illegible] مذہب [illegible]

[illegible] اس کتاب میں [illegible]

وبعد هذه العصور ظن بعضهم ان الناس فرقتين لا ثالث لهما اهل الظاهر واهل الراي
وان كل من قاس واستنبط فهو من اهل الراي كلا والله بل ليس المراد بالراي
نفس الفهم والعقل فان ذلك لا ينفك من احد من العلماء ولا الراي الذي
لا يعتمد على سنة اصلا فانه لا ينتحله مسلم البتة ولا القدرة على الاستنباط
والقياس فان احمد واسحق بل الشافعي ايضا ليسوا من اهل الراي بالاتفاق و
هم يستنبطون ويقيسون بل المراد من اهل الراي قوم توجهوا بعد المسائل المجمع
عليها بين المسلمين او بين جمهورهم الى التخريج على اصل رجل من المتقدمين
فكان اكثر امرهم حمل النظير على النظير والرد الى اصل من الاصول دون تتبع
الاحاديث والآثار والظاهري من لا يقول بالقياس ولا بآثار الصحابة
والتابعين كداود وابن حزم وبينهما المحققون من اهل السنة كاحمد واسحق

ترجمہ بعض لوگوں کو میں نے پایا کہ وہ خیال کرتے ہیں کہ یہاں دو ہی فرقے ہیں
نہ ہو اسکا تیسرا یعنی ظاہریہ اور اہل رائے اور جو قیاس اور استنباط کرے
وہ اہل رائے سے ہے خدا کی قسم ایسا ہرگز نہیں بلکہ رائے سے نفس فہم و عقل مراد نہیں
کیونکہ یہ کسی عالم سے جدا نہیں اور نہ وہ رائے جسکا کسی سنت پر مطلقاً اعتماد نہ ہو کیونکہ
اسکو کوئی مسلمان اختیار نہیں کر سکتا اور نہ قدرت اوپر قیاس اور استنباط کے
مراد ہے کیونکہ احمد اور اسحق رحمہما اللہ تعالیٰ بلکہ شافعی بھی بالاتفاق اہل رائے
سے نہیں ہیں حالانکہ یہ لوگ بھی استنباط اور قیاس کرتے تھے بلکہ اہل رائے
سے وہ قوم ہے جو بعد مسلمانوں یا اونکے جمہور کے درمیان مسائل کے متفق ہو جانے
اور ان سب لوگوں کے اوپر تابع کرنے کے بعد متقدمین سے ایک شخص کی اصل
پر تخریج کرنے کی طرف متوجہ ہوئے اور اکثر شان اونکی نظیر کو نظیر پر حمل کرنا اور بغیر
تتبع احادیث کے کسی اصل کی طرف رد کرنا تھا نہ احادیث اور آثار کا تلاش کرنا اور ظاہری
وہ ہے جو نہ قیاس کا قائل ہے اور نہ آثار صحابہ اور تابعین کا مثل داود اور ابن حزم
کے اور درمیان ان کے محققین اہل سنت ہیں مثل احمد اور اسحق کے

ظاہریہ و اہل الرای

تعریف اہل الرای

ظاہری محققین

[illegible]

واکثر صور الاختلاف بین الفقہاء لاسیما فی المسائل التی ظہر فیہا اقوال الصحابۃ فی الجانبین کتکبیرات التشریق وتکبیرات العیدین ونکاح المحرم وتشہد ابن عباس وابن مسعود والاخفاء بالبسملۃ وبآمین والاشفاع والایتار فی الاقامۃ ونحو ذلک انما ہو فی ترجیح احد القولین وکان السلف لا یختلفون فی اصل المشروعیۃ وانما کان خلافہم فی اولی الامرین ونظیرہ اختلاف القراء فی وجوہ القراءات وقد عللوا کثیرا من ہذا الباب بان الصحابۃ مختلفون وانہم جمیعا علی الہدی ولذلک لم یزل العلماء یجوزون فتاوی المفتین فی المسائل الاجتہادیۃ ویسلمون قضاء القضاۃ ویعملون فی بعض الاحیان بخلاف مذہبہم ولا تری ائمۃ المذاہب فی ہذہ المواضع الا وہم یصححون القول ویبینون الخلاف یقول احدہم ہذا احوط وہذا ہو المختار وہذا احب الی ویقول ما بلغنا الا ذلک وہذا کثیر فی المبسوط وآثار محمد وکلام الشافعی

ترجمہ اور حق بات یہ ہے کہ اکثر صورتیں اختلاف کی جو میانہ فقہا کے واقع ہیں بالخصوص ان مسائل میں جن میں اقوال صحابہ کے ظاہر ہیں دونوں جانب میں جیسے تکبیرات تشریق اور تکبیرات عیدین اور نکاح محرم و تشہد ابن عباس و ابن مسعود اور بسم اللہ اور آمین کا آہستہ پڑھنا اور اقامت کو جفت و طاق پڑھنا وغیرہ سو یہ نہیں ہے مگر ترجیح میں ایک قول کے دونوں قولوں میں سے اور سلف مشروعیت کی اصل میں مختلف نہ تھے بلکہ ان کا اختلاف اولیٰ میں تھا اور اس کی نظیر قاریوں کا اختلاف ہے وجوہ قرأت میں اور بہت سے علما نے اس باب میں یہ علت بیان کی ہے کہ صحابہ مختلف تھے اور سب ہدایت پر تھے اور اسی لیے ہمیشہ علما مفتیوں کے فتووں کو مسائل اجتہادیہ میں جائز رکھتے ہیں اور قاضیوں کے فیصلے مانتے رہے اور بعض وقت اپنے مذہب کے خلاف عمل کرتے رہے ہیں اور ائمہ مذاہب کو تو نہیں دیکھتا ان مقامات میں مگر یہ کہ وہ قول کی تصحیح کرتے ہیں اور خلاف کو بیان کرتے ہیں کوئی ان میں سے کہتا ہے کہ یہ احوط ہے اور یہ مختار ہے اور یہ مجھ کو بہت پسند ہے اور کوئی کہتا ہے کہ ہم کو نہیں پہنچی مگر یہی اور یہ مبسوط اور آثار محمد اور کلام شافعی رحمہما اللہ میں بہت ہے

[illegible] ولم يزل [illegible] شأن عجب ما هو [illegible]

[illegible]

**ترجمہ** [illegible] صحابہ اور تابعین [illegible] کے مذہب [illegible]

[illegible]

[illegible] اور تابعین [illegible]

[illegible] پڑھتے تھے اور بعض [illegible]

وبعض نجاست اور قے وغیرہ سے وضو کرتے تھے اور بعض [illegible] سے وضو کرتے تھے اور بعض

سے چھونے اور عورتوں کو شہوت کے ساتھ چھونے سے وضو کرتے تھے اور بعض

وضو کرتے تھے اور بعض شتر کے گوشت کھانے سے وضو کرتے تھے اور بعض [illegible]

کرتے تھے اور باوجود اسکے بھی بعض [illegible] بعض کے پیچھے نماز پڑھتے تھے

فمن كان أبو حنيفة وأصحابه والشافعي وغيرهم يصلون خلف أئمة المدينة من المالكية
وغيرهم وإن كانوا لا يقرؤون البسملة لا سرًّا ولا جهرًا وصلى الرشيد إمامًا وقد احتجم
فصلى الإمام أبو يوسف خلفه ولم يعد وكان أفتاه الإمام مالك بأنه لا وضوء عليه
وكان الإمام أحمد بن حنبل يرى الوضوء من الرعاف والحجامة فقيل له فإن كان
الإمام قد خرج منه الدم ولم يتوضأ هل تصلي خلفه فقال كيف لا أصلي خلف
الإمام مالك وسعيد بن المسيب وروي أن أبا يوسف ومحمدًا كانا يكبران في العيدين
تكبير ابن عباس لأن هارون الرشيد كان يحب تكبير جده وصلى الشافعي الصبح
قريبًا من مقبرة أبي حنيفة فلم يقنت تأدبًا معه وقال أيضًا ربما انحدرنا إلى مذهب أهل
العراق وقال مالك للمنصور وهارون الرشيد ما ذكرنا عنه سابقًا وفي البزازية عن الإمام الثاني
وهو أبو يوسف أنه صلى يوم الجمعة مغتسلًا من الحمام وصلى بالناس وتفرقوا ثم أخبر بوجود فأرة
ميتة في بئر الحمام فقال إذًا نأخذ بقول إخواننا من أهل المدينة إذا بلغ الماء قلتين لم يحمل خبثًا

ترجمہ چنانچہ ابو حنیفہ اور اونکے اصحاب اور شافعی وغیرہ مدینے کے مالکی وغیرہ اماموں کے
پیچھے نماز پڑھتے تھے اگرچہ وہ لوگ بسم اللہ کو نہ چپکے پڑھتے تھے اور نہ پکار کے اور ہارون رشید نے پچھنے لگا کر امامت کی اور امام
ابو یوسف نے اوسکے پیچھے نماز پڑھی اور نہ دوہرائی اور امام مالک نے اونکو فتوی دیا تھا کہ اسپر وضو نہیں
اور امام احمد بن حنبل نکسیر اور حجامت سے وضو کرتے تھے پس ونسے کسی نے کہا کہ اگر امام کے بدن سے
خون نکلا اور اوسنے وضو نہ کیا تو کیا تم اوسکے پیچھے نماز پڑھتے ہو تو امام احمد نے جواب دیا
کہ امام مالک اور سعید بن مسیب کے پیچھے میں کیونکر نماز نہ پڑھونگا اور مروی ہے کہ ابو یوسف اور محمد عیدین میں ابن
عباس کی تکبیر کہا کرتے تھے کیونکہ ہارون رشید اپنے دادا کی تکبیر دوست رکھتا تھا اور امام شافعی نے
ابو حنیفہ کی قبر کے پاس فجر کی نماز پڑھی تو اونکے ادب کے سبب قنوت نہ پڑھی اور یہ بھی فرمایا کہ کبھی ہم اہل عراق کے
مذہب کی طرف اتر پڑتے ہیں اور جسکو ہم نے پہلے بیان کیا ہے وہ امام مالک نے منصور اور ہارون رشید سے
کہا تھا اور بزازیہ میں امام ابو یوسف سے مروی ہے کہ اونہوں نے جمعہ کے روز حمام میں غسل کر کے
لوگوں کو نماز پڑھائی اور نماز پڑھ کر لوگ چلے گئے تب ونکو اس بات کی خبر دیگئی کہ حمام کے کوئیں میں
ایک چوہا مرا پایا گیا تو ابو یوسف نے کہا کہ اسوقت ہم اپنے مدینے والے بھائیوں کے قول پر عمل

فالفقيه يومئذ هو الثرثار المتشدق الذي حفظ اقوال الفقهاء قويها وضعيفها
من غير تمييز وسردها بشقشقة شدقيه والمحدث من عد الاحاديث صحيحها وسقيمها
وهذها كهذ الاسمار بقوة لحييه ولا اقول ذلك كليا مطردا فان لله طائفة من عباده
لا يضرهم من خذلهم وهم حجة الله في ارضه وان قلوا ولم يات قرن بعد ذلك
الا وهو اكثر فتنة واوفر تقليدا واشد انتزاعا للامانة من صدور الرجال
حتى اطمأنوا بترك الخوض في امر الدين وبان يقولوا انا وجدنا اباءنا على امة
وانا على اثارهم مقتدون والى الله المشتكى وهو المستعان وبه الثقة وعليه التكلان
وهذا اخر ما اردنا ايراده في هذه الرسالة المسماة بالانصاف في بيان اسباب الاختلاف
والحمد لله تعالى اولا واخرا وظاهرا وباطنا

ترجمہ پس فقیہ اسوقت وہی منہ پھٹ ہے جو فقہاؤن کے قوی اور ضعیف قولونکو بغیر تمیز کے یاد کرتا ہے
اور کلہ درازی سے بکے جاتا ہے اور محدث وہ ہے جو صحیح اور سقیم حدیثونکو شمار کرتا ہے اور منہ زوری سے انکو
افسانون کے مانند اوڑائے جاتا ہے اور مین اسکو بطور کلی اور عموم کے نہین کہتا کیونکہ اللہ تعالی کے بندون
مین سے ایک جماعت کے ایسے لوگ بھی ہین جنکو انکے مخالفین کچھ ضرر نہ پہونچا سکینگے اور وہی لوگ
اللہ تعالی کی زمین مین حجۃ اللہ ہین اگرچہ وہ بہت ہی کم ہین اور اسکے بعد کوئی زمانہ نہ آئیگا مگر اوسکے لوگ
فتنہ مین اکثر اور تقلید مین زیادہ اور لوگون کے سینون سے امانت کے بڑے نکالنے والے ہونگے
یہانتک کہ امر دین مین خوض کو چھوڑکر مطمئن ہو بیٹھینگے اور یہ کہینگے کہ ہمنے اپنے باپ دادون کو ایک
طور پر پایا اور ہم اونہین کے پیرو ہین اب اللہ ہی سے اسکی شکایت ہے اور وہی مددگار ہے اور اوسی پر
اعتماد اور بھروسا ہے اور یہ آخر اسکا ہے جسکو ہمنے اس رسالہ مین لانے کا ارادہ کیا جسکا نام انصاف
فی بیان اسباب الاختلاف ہے اور خدا ہی کی تعریف ہے اول اور آخر اور ظاہر اور باطن مین تمت

| | | |
|---|---|---|
| واہ وا اسحاق ہے کیا ترجمہ انصاف کا<br>طبع کی تاریخ لکھی عشرت نے رقم | تاریخ طبع | صاحب انصاف ہیں جو ولی اللہ کے ہوا<br>واقعات یادگار رسالحان منصفان |
| کیا چھپا یہ واقعات ... نامہ<br>یہ لکھی تاریخ عشرت نے جبین ... | ایضاً | جو ورق ہے مثل لوح آئینہ شفاف ہے<br>بے عدیل انصاف کا سینہ ... ہے<br>١٣ ھ |

# الخاتمة من المترجم

تمت الاستغاثة من ترجمة الانصاف الشيخ المحقق الكامل صدر الافاضل وفخر الاماثل المؤيد بتائيد الله القوى مولانا المكرم الشاه ولى الله المحدث الدهلوى فى يوم الثامن من شهر ربيع الثانى بعد الاربع وثلثة عشرة مائة من الهجرة من نزلت عليه السبع المثانى على يد مترجمه العبد المذنب الراجى الى الله محمد المدعو بعبد الله غفر له الله ووفقه بما يحبه ويرضاه واوصله الى غاية ما يتمناه ابن المكرم المجاهد الشهيد حافظ فتح محمد ابن المهاجر الى الله العلى الحاج الشيخ رمضان على غفر له الله العلى فى مدة اقامته فى بلدة هى افخر البلدان التدريس بها الكلكتة على حسب اقتراح سمى المكرم ذى الجاه مولى الحكيم محمد عبد الله اللكهنوى صانه الله عن غيابات الغوى المرجو من واهب العطايا والمنن الذى تزول باسمه الخطايا والشجن ان يقبله بعين عنايته ويضعه تحت كنف حمايته وافاد منها الجاهل والطالب الناجح والراغب فى قام بها عماد الدين واركان المسلمين سيما الذين وقعوا فى مهالك التقليد وعدم العلم وسعوا بمسائل الحديث وقدموا وافرطوا فيها بما لا مزيد عليه وفرطوا ابدا ما لديه انا لله وانا اليه راجعون وانا الى ربنا لمنقلبون اللهم اجرنى فى مصيبتى واخلف لى بالمصلح بركة شى وعيبتى المرجو ممن سرح حد الفهم برياض هذه الترجمة وتنضر وابهذه التبصرة ان وجدوا فيها شيئا من الافراط والتفريط والتخديش والتخليط والاعوجاج فى صنعة الترجمة او الانزعاج فى خدمة هذه التكرمة فليصلحوا عنى ويعفو منى لانى لنا س ان الناس اول ناس وعلى ما كانت عندى الا نسخة واحدة من المتن وهى مشحونة بانواع الحشو والغلط واللحن فكيف ما كان حتى الامكان شمرت الساق لتحشيته وتنقيحه وتهذيبه وتصحيحه ومع هذا ان بقى وهم وخلاف فهو محل عذرى وموقع تندرى لان النفس لا يكلفها الا وسعها وفيها

لها ما لها وعليها ما عليها

التماس الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب انصاف ہم پاسے مصنفہ جناب شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مع ترجمہ آسان شرعیہ جناب مولوی محمد عبد اللہ صاحب ساکن ضلع ... طبع ہو کر تیار ہو گئی اس کتاب میں بنیاد تحقیقات شاہ صاحب نے بلا طرفداری کسی فرقے کے انصاف کیا ہے اور اتباع حضرت رسالت مآب خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم

اور آثار صحابہ کرام اور اقوال تابعین و مجتہدین عظام سے رائی کی قدرت اور تقلید کی ناجائزی بصاف ظاہر ہوتی ہو اگر ناظرین بنظر انصاف دیکھیں تو خود انصاف کریں یا حسد و بغض زادہ

بنی زمرہ والسلام علی من اتبع الہدی ۞ اطلاع واضح ہو کہ مترجم نے حق ترجمہ اس عاجز کو بخشا ہر کوئی صاحب بدون اجازت چھاپنے کا قصد کرے الفقیر ... حکیم محمد عبد اللہ عفی عنہ قیمت ...

# غلطنامہ کتاب الانصاف فی بیان سبب الاختلاف مع ترجمہ اسعاف

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| لوح | | عراج زبی | عراج کمات الارضی | ″ | ۲ | ادیکھے | ادیکھے ساتھ | ″ | ۱۸ | ملادیا | ملادیا تھا |
| ۳ | ۳ | السائل | السائل | ″ | ۲۲ | تخریج | تخریج پر نتیجہ | ″ | ۲۲ | کرایک | کریہ ایک |
| ۳ | حاشیہ | برجنیک | برجنیہ میں اوک | ″ | حاشیہ | داشون | داشون کی نحریر | ۳۱ | ۲ | فانس | فاسس |
| ۴ | ۱ | الجسوس | الجوسس | ۲۲ | ۵ | شیعدوہ | شیعدوہ | ″ | ۵ | صم | بہ سم |
| ″ | ″ | بخبیر | بخبر | ۲۳ | ۳ | منید | بانید | ″ | ۱۸ | لاہری کی | لاہری کی امر |
| ۵ | ۶ | عقد | مطلم | ″ | ۱۴ | جگرون | جگرون کو | ″ | ۲۳ | جواب | جواب سے |
| ″ | ۱۱ | جدوکی کابر | جدا کی ہوات | ″ | ۲۰ | بزعکر | بزعکر بالم | ۳۲ | ۱۴ | ڈاس | پاس |
| ۷ | ۵ | نجم | نم النجم | ″ | ۲۲ | مختارانکو | مختارات کو | ۳۴ | ۶ | عنہا | عنہا |
| ″ | ۸ | التی ادا | التی اداء | ″ | ۲۳ | زمین | زمین میں | ″ | ۲۰ | ہرشخص | ہرشہر |
| ″ | ″ | نظرالکم | نظروالکم | ″ | حاشیہ | بہت بہتا | بہت بہت | ۳۵ | ۱ | دامعن | وامعنا |
| ″ | ۹ | ذلک دنیع | ذلک رفیع | ۳۳ | ۲ | تجدید وبماذکر | تجدید بماذکرنا | ۳۷ | ۴ | خلافۃ | خلافہ |
| ۸ | ۴ | وبجزا | وزعوا | ″ | ۶ | جسبہم | حسبہم | ″ | ۵ | اخشیر طیہم | ماخشیر غنہم |
| ″ | ۶ | تفرح | نفرح | ۲۵ | ۲۳ | تاسیس | تاسیس | ۳۸ | ۸ | تابلی | انا بلی |
| ″ | ۹ | بینا | بنیا | ۲۶ | ۱۷ | اوزاوہ | اوسر | ۳۹ | ۲ | نخلہ | بنخلہ |
| ″ | ۱۳ | ادیلی | اوسکی | ″ | حاشیہ | ― | تاسنیخ خلی | ″ | ۷ | فیہا | فیہا |
| ″ | ۱۶ | کھڑے ہو | کھڑے ہوئے | ۲۷ | ۱ | فیطرق | فیتطرق | ۴۰ | ۶ | وادرقنا | واطرقنا |
| ۱۲ | ۲ | وہ ہو | وہ روایت ہو | ″ | ۳ | حل | اصل | ″ | ۲۲ | تخریج | تخریج |
| ۱۷ | ۹ | یلیساہ | ویساہ | ″ | ۵ | تخیر | بخیر | ۴۶ | ۵ | بصیرۃ | بصیرۃ |
| ۱۸ | ۱ | دعلم | والعلم | ″ | ۸ | التعلیل | التعلیل | ۴۷ | ۲ | فیاتونکم | فیانونکم |
| ″ | ۸ | تخشیوا | تخشیوا | ″ | ۲۱ | کا اور | کا اور ذہین | ۴۹ | ۱ | البعض | لبعض |
| ۱۹ | ۱۸ | زبانی | زیادتی | ″ | حاشیہ | امام محمد | امام محمد نے | ۵۰ | ۲ | خاتۃ | عامۃ |
| ″ | ۲۳ | قول | اقوال | ۲۸ | ۳ | سقط | سقط | ″ | ۱۰ | البحث | البحث |
| ″ | حاشیہ | رہتے ہو | رہتے ہوئے | ۲۹ | ۳ | ثم تثبت | ثم تثبت | ۵۱ | ۱ | الیعرض | یعرض |
| ۲۰ | ۱۵ | کیا | کیا اسکو | ″ | ۲ | الحنیفۃ | الحنفیۃ | ۵۳ | ۶ | عن بناء | عن بناء |
| ″ | حاشیہ | رہتے ہو | رہتے ہوئے | ″ | ۱۳ | زبیر | زبیر سے | ۵۴ | ۲ | الشاۃ | الشاذ |
| ۲۱ | ۸ | فیہا | فیہا | ۳۰ | ۱ | الفت | اختلاف | ″ | ۲ | تنادلوہم | تناولوہم |
| ″ | ۲۲ | انذکیا | انذکیا اورحرف سے | ″ | ۵ | ساتھا | تاسعا | ۵۵ | ۱۰ | حرمتا | حروف |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۵۷ | ۲ | صلوۃ | صلوۃ | ″ | ۱۵ | ہوسکا ہوا | ہوسکے ہیں | ″ | ۱۸ |  | تجارت |
| ″ | ۱۱ | اشعار | شعار | ″ | ۲۳ | مستقبل | مستقل | ۹۲ | ۲۲ | غفات | غفلت |
| ″ | ۱۲ | دفع کرنے | دفع کیلیے | ″ | ″ | مناقض | متناقض | ۹۳ | ۴ | ناسج | ناصبح |
| ″ | ۱۳ | کہوتے | کرتے | ۸۱ | ۱ | الفرضۃ | الفرضیۃ | ″ | ۵ | عرقہ | [illegible] |
| ۵۹ | ۴ | ملکۃ | ملکہ | ″ | ۰ | اانسا | اولئسا | ۹۳ | ۸ | [illegible] | [illegible] |
| ″ | ۵ | بجبہم | بجبیبہم | ″ | ۲ | المشترت | المشترت | ۹۴ | ۱۹ | وسلو کر | وسلکے |
| ″ | ۷ | منہا | منہا ہ | ۸۵ | ۳ | الطیر | الطیر | ۹۷ | ۷ | الما | [illegible] |
| ″ | ۲۲ | المتقنیں | المتقنین | ″ | ۵ | ومن | من | ″ | ۲۰ | بعد ہیں | [illegible] |
| ۶۰ | ۱۰ | لواجب | الواجب | ″ | ۱۲ | بطیر | البصیر | ۹۸ | ۴ | [illegible] |  |
| ۶۱ | ۱۹ | اسیے | اسیے بیٹے | ۸۶ | ۱۲ | بن الحی | بن عمی | ۹۵ | ۱۳ | [illegible] | [illegible] |
| ۶۵ | ۴ | [illegible] | [illegible] | ۸۵ | ۱۶ | اورا ور | اور | ۹۱ | ۲۰ | ازعل | عمل |
| ″ | ۵ | الحالا | ان الا | ۸۷ | ۱۵ | دوسری | دوسرے | ۹۲ | ۱۶ | ناملہ | [illegible] |
| ″ | ۸ | الماہد | اناظا | ۸۸ | ۵ | ااباں | امان | ″ | ۱۶ | پیرستہ | [illegible] |
| ۶۶ | ۲ | مرادہو | مرادہ | ″ | ۳۰ | اوجالی | اوربالی | ۹۳ | ۳ | [illegible] | [illegible] |
| ۶۸ | ۱۰ | اقوالد | [illegible] | ۹۰ | ۱۰ | تجوع | تجزع | ″ | ۲۳ | اسونت | اسوقت |
| ۶۹ | ۲ | بزرگ | بزرگہ | ″ | ۱۱ | نادمین | نادمی | ۹۶ | ۲۳ | اسطے | [illegible] |
| ۷۰ | ۵ | المشول | اشغال | ۹۱ | ۳ | المشین | المانین | ″ | ۳ | چھل | پھل |

## اعلان

مقامات فروخت کتاب آلغمات مع ترجمہ اردو مفید وحقانی رسمی [illegible] [illegible]

| | |
|---|---|
| دہلی بازار جدید حافظ غلام مصطفےٰ صاحب | دہلی مطبع فاروقی میر محمد مظفر صاحب |
| بنارس مسجد چوک لمنہ مولوی عبد الرحمن صاحب | بنارس [illegible] صاحب [illegible] |
| عظیم آباد خواجہ کلان کہاٹ حافظ نور محمد صاحب | لکھنؤ چوک حافظ عبد الستار خان صاحب |
| کلکتہ قریب مدرسہ عالیہ محمد یعقوب صاحب [illegible] | کلکتہ [illegible] |
| مو عظۂ حسنہ مصنفہ مولوی نذیر احمد صاحب [illegible] | مطبوع [illegible] العروس [illegible] |
| عظیم آباد خواجہ کلان کہاٹ حافظ نور محمد صاحب | لکھنؤ [illegible] حسین صاحب [illegible] |
| خلاصۃ العلاج مصنفہ مولوی سید محمد طاہر صاحب | [illegible] |
| عظیم آباد خواجہ کلان کہاٹ حافظ نور محمد [illegible] | کلکتہ [illegible] |

KBOPL
U297.814 A39A
HU12734